حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي بِشِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا مَالُكَ أَنَا كَنْزُكَ)) [بخاری: ١٤٠٣]

''جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے اور وہ اس کی زکاۃ نہیں دیتا تو قیامت کے دن اس کے مال کو ایک بہت ہی زہریلے اور گنجے سانپ (جس کی آنکھوں کے پاس دو سیاہ نقطے ہونگے) کی شکل میں ڈھال دیا جائے گا اور اسے اس کی گردن کا طوق (ہار) بنا دیا جائے گا وہ اس کی باچھیں پکڑے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔''

نیکیوں کو برباد کرنے والے چند اعمال

نیک اعمال کی دین میں بہت فضیلت ہے اور اللہ تعالیٰ نے نیک اعمال کرنے والوں کے لیے جنت کی خوشخبری دی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلاً﴾ [الکہف:۱۰۷]

''جولوگ ایمان لائے اور انہوں نے کام بھی اچھے کئے یقیناً ان کے لیے الفردوس کے باغات کی مہمانی ہے۔''

لیکن جنت اس وقت ملے گی جب ہم نیک اعمال کرنے کے بعد اس کی حفاظت بھی کریں گے کیونکہ چند ایسے برے اعمال ہیں جن کے کرنے سے نیک اعمال سب برباد ہوجاتے ہیں بہت سارے مسلمان نیکیاں کماتے جاتے ہیں اور ساتھ ہی ایسے اعمال میں مبتلا ہوجاتے ہیں جو ان کی نیکیوں کو گھن کی طرح کھا رہے ہوتے ہیں۔ وہ اعمال مندرجہ ذیل ہیں:

① ......**شرک:** اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ﴾ [الزمر:۶۵] ''یقیناً تیری طرف بھی اور تجھ سے پہلے کے تمام نبیوں کی طرف بھی وحی کی گئی ہے کہ اگر تو نے شرک کیا تو بلاشبہ تیرا عمل ضائع ہوجائے گا اور بالیقین تو نقصان میں رہ جاؤ گے۔''

② ......**اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کو چھوڑنا:** اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْا اَعْمَالَكُمْ﴾ [محمد:۳۳] ''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کا کہا مانو اور اپنے اعمال کو غارت نہ کرو'' اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ عمل کتنا ہی اچھا ہو لیکن وہ عمل اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی سنت کے مطابق نہ ہو تو وہ عمل رائیگاں اور برباد ہے۔

③ ......**دنیا سے محبت:** اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ. اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ [ھود:۱۵-۱۶]

''جو شخص دنیا کی زندگی اور اس کی زینت پر فریفتہ ہونا چاہتا ہو ہم ایسوں کو ان کے کل اعمال (کا بدلہ) یہیں بھرپور پہنچا دیتے ہیں اور یہاں انہیں کوئی کمی نہیں کی جاتی۔ ہاں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں سوائے آگ کے اور کچھ نہیں اور جو کچھ انہوں نے یہاں کیا ہوگا وہاں سب اکارت ہے اور جو کچھ ان کے اعمال تھے سب برباد ہونے والے ہیں۔''

④ ......**صدقہ خیرات کے بعد احسان جتلانا اور اذیت پہنچانا:** اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى﴾ [البقرۃ: ۲۶۴] ''اے ایمان والو! اپنی خیرات کو احسان جتلا کر اور ایذاء پہنچا کر برباد نہ کرو۔''

⑤ ......**نبی کی آواز پر اپنی کو بلند کرنا:** اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ﴾ [الحجرات:۲] ''اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کریم ﷺ کی آواز سے اوپر نہ کرو اور نہ ان سے اونچی آواز سے بات کرو جیسے آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال غارت ہوجائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو''

⑥ ......**حسد کرنا:** سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ يَاْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَاْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ)) [ابوداود:۴۹۰۳] ''حسد سے بچو اس لیے کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ ایندھن کو۔''

[ابوعمار عبدالرحمٰن بلتستانی]

فہرست

جواهر پارے			1
کلمه طیبه			2
اداریه	سوات کا امن معاہدہ	(ملک عصمت اللہ)	5
ارکانِ اسلام	نمازوں کے بعد کے اذکار......(۲)	(غلام مصطفیٰ ظہیر)	7
رسومات وبدعات	بدعت اور اس کی حقیقت	(حافظ صلاح الدین یوسف)	12
تاریخ ووقائع	’’ڈاکٹر محمد بہاؤ الدین اور ان کی خدمات‘‘	(محمد رمضان یوسف)	17
مقامِ رسالت	فضائل مصطفیٰ ﷺ	(فضل اکبر کاشمیری)	23
معاشرتی مسائل	شاہراہِ مستقیم کا سفر	(محمد سلیم چنیوٹی)	28
تبصرۂ کتب			30
فهرست کتب	فہرست کتب		32
شعر وادب			35

اللہ تعالیٰ کی رحمت کے مستحق لوگ

﴿ اَلَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○ اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرَحْمَۃٌ وَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ ﴾ [البقرة: ١٥٦- ١٥٧]

''جنہیں جب کبھی مصیبت آتی ہے تو کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم تو خود اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں، ان پر ان کے رب کی نوازشیں اور رحمتیں ہیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔''

تعزیت کی فضیلت

حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَامِنْ مُؤْمِنٍ یُعَزِّیْ اَخَاہُ بِمُصِیْبَۃٍ اِلَّا کَسَاہُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ مِنْ حُلَلِ الْکَرَامَۃِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ)) [ابن ماجه: ١٦٠١]

''جو مؤمن مصیبت کے وقت اپنے بھائی سے تعزیت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اعزاز واکرام کی پوشاک پہنائے گا۔''

مصیبت کے وقت پڑھنے کی دعا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص مصیبت کے وقت یہ دعا پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس دعا کی برکت سے اسے اس مصیبت ونقصان کے عوض اس سے بہتر چیز عطاء فرمادے گا:

((اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا.)) [مسلم: ٩١٨]

''ہم تو خود اللہ تعالیٰ کی ملکیت میں ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں اے مجھے میری مصیبت میں اجر عطا فرما اور مجھے بدلے میں اس سے بہتر عطا کر۔''

سوات کا امن معاہدہ

اداریہ ═══════ ملک عصمت اللہ

بعد از خرابی بسیار بالآخر صوبہ سرحد کی حکمران جماعت......اے۔این۔پی......اور نفاذ شریعت محمدی کے امیر صوفی محمد اور تحریک طالبان کے سربراہ مولوی فضل اللہ کے درمیان سوات میں امن کا معاہدہ طے پا گیا جس کے نتیجے میں سوات میں بحمد اللہ امن قائم ہو گیا۔ سرکاری دفاتر اور بازار کھل گئے کالجوں اور سکولوں میں تعلیمی سلسلہ بحال ہو گیا۔ سڑکوں اور بازاروں میں چہل پہل نظر آنے لگی۔ لوگوں کے چہرے خوشی اور بشاشت سے کھل اٹھے۔ اس معاہدے کی رو سے سوات میں شریعت کے نفاذ اور عدل وانصاف کرنے والی قاضی عدالتوں کی بحالی سرفہرست ہیں۔

اس معاہدے پر ایوان صدر کے ترجمان جناب فرحت اللہ بابر نے اطمینان کا اظہار کیا اور فرمایا کہ ''سوات میں آئینی معاہدہ اور نفاذ شریعت ریگولیشن کا اعلان غیر آئینی نہیں۔ اس کا نفاذ آئین کے آرٹیکل 6 کی شق نمبر 3 کے تحت ہوا ہے۔ ریگولیشن کے نفاذ کے لئے ٹائم فریم اس وقت تک نہیں دیا جا سکتا جب تک مسودہ صدر کے پاس نہیں آجاتا۔ صدر شریعت ریگولیشن کے اس مسودے کی منظوری دیں گے جس کے بعد گورنر سرحد نفاذ کا نوٹیفکیشن جاری کریں گے اور تب وہ قانون سمجھا جائے گا۔'' [روزنامہ ایکسپریس۔20 فروری 2009]

بعد ازاں قومی سلامتی کمیٹی کے سربراہ جناب رضا ربانی نے بھی اس معاہدے کو پارلیمان کی متفقہ قرارداد کی روح کے مطابق قرار دیا اور کمیٹی کو یقین دلا دیا کہ سوات میں ہونے والے معاہدے پر بھی عمل درآمد یقینی بنایا جائے گا۔

بعد میں یہ معاہدہ تصدیقی دستخطوں کے لئے صدر کو بھجوا دیا گیا بقول وزیر اعلیٰ سرحد اور صدر زرداری بھی اس معاہدے پر متفق ہیں۔ پاک فوج نے بھی معاہدے کا احترام کرنے کا یقین دلایا۔

ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ایوان صدر میں معاہدے کا مسودہ وصول ہوتے ہی صدر اس پر دستخط فرما کر اسے باقاعدہ قانون کی شکل دے دیتے لیکن معاملہ اس کے برعکس ہوا۔ صدر نے معاہدے کے مسودے پر دستخط نہ فرما کر اس کو تعویق والتواء میں ڈال دیا اور معاہدے پر دستخطوں کے لئے ایک نئی شرط کا اضافہ کر دیا کہ معاہدے پر دستخط سوات میں ''مکمل'' امن بحالی پر ہی کئے جائیں گے۔ اسی سبب امن معاہدہ تا حال قانونی شکل اختیار اور قاضی عدالتوں کو ''قانونی اختیار'' نہیں مل سکا اور فیصلوں کو وہ قوت نافذہ نہ مل سکی جو فیصلوں کے نفاذ کے لئے لازم ہوتی ہے۔ اس صورت حال پر صوفی محمد نے عدم اطمینان کا اظہار کیا اور کہا کہ اس معاہدے پر فوری عمل درآمد نہ ہوا تو امن کیمپ ختم کر کے معاہدے سے علیحدہ ہو جائیں گے۔

حکومت کے مسلسل ٹال مٹول کے نتیجے میں اگلے روز ہی یہ خبر مل گئی کہ صوفی محمد سوات میں قائم امن کیمپ احتجاجاً بند کر کے سوات سے نکل گئے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ صدر زرداری اس معاہدہ کی راہ میں روڑے اٹکا رہے ہیں اور اگر دوبارہ خون خرابا ہوا تو اس کی ذمہ دار حکومت ہو گی۔

سرحد حکومت نے اس معاملے کی نزاکت محسوس کرتے ہوئے صوفی محمد سے ملاقات کے لئے ایک نمائندہ وفد بھیجا لیکن صوفی محمد نے یہ کہہ کر وفد سے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا کہ جب تک صدر عدل ریگولیشن پر دستخط نہیں کرتے ملاقات نہیں کروں گا۔

صدر زرداری نے یہ معاہدہ بحث کے لیے پارلیمنٹ میں بھجوا دیا۔ پارلیمنٹ نے اسے ایک ہی دن میں پاس کر کے صدر کو دستخطوں کے لیے واپس بھیج دیا اور آخر کار صدر نے اس پر دستخط ثبت کر دیئے۔ وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ، ہماری سیاسی جماعتوں کا آخر مخمصہ کیا ہے؟ اس کے لیے ہمیں حکمران، سیاسی جماعتوں کے رویے اور کردار کا جائزہ لینا ہو گا۔

سرحد میں حکمران جماعت......اے۔این۔پی کے بارے میں یہ بات ڈھکی چھپی نہیں کہ وہ لادینی نظریات کی حامل جماعت ہے تاہم اس کا رویہ بہت حد تک جمہوری ہے۔اسی نے سواتی عوام کے نفاذ شریعت کے مطالبے کے سامنے سر جھکا دیا اور سوات میں امن کی بحالی کے لئے تحریک نفاذ شریعت اور مقامی طالبان کے ساتھ معاہدہ کرنے میں کامیاب ہوگئی۔لیکن صدر کے معاہدے پر دستخط نہ کرنے کی وجہ سے وہ سواتی عوام اور مرکزی حکومت کے درمیان سینڈوچ بن کے رہ گئی ہے۔اس نے معاہدہ پر دستخط کرنے کے لئے صدر سے بار بار درخواست کی لیکن وہاں زمین جنبد نہ جنبد گل محمد والا معاملہ نظر آتا رہا۔ایسا کیوں ہوا؟ اس کے لئے ہمیں پاکستان پیپلز پارٹی کی تخلیق کے فلسفے پر ایک نگاہ ڈالنی ہوگی۔یہ فلسفہ تین نکات پر مبنی ہے۔اسلام ہمارا مذہب ہے جمہوریت ہماری سیاست ہے سوشل ازم ہماری معیشت ہے۔

پاکستان پیپلز پارٹی اسلام کو مذہب تو تسلیم کرتی ہے لیکن اسلام کے ''دین'' ہونے کا عملاً اعتراف نہیں کرتی۔مذہب کے مقابلے میں دین ایک جامع اصطلاح ہے جو زندگی کے ہر پہلو پر محیط ہے جب کہ مذہب کو انفرادی معاملہ اور صرف عبادات تک محدود کہا جاتا ہے اور اس کا اجتماعی معاملات سے کوئی سروکار نہیں ہوتا۔یہ نظریہ وہی ہے جو مغرب کا اپنے مذہب کے بارے میں ہے۔اس لئے یہ پارٹی معاشرتی معاملات میں آزادروی کی قائل ہے۔اس لئے اس کے نزدیک زبانی یا تحریری وعدے'' قرآن وحدیث'' نہیں ہوتے اور نہ ہی ان کی کوئی قانونی حیثیت ہوتی ہے اس لئے وعدوں اور معاہدوں سے پھر جانا اس کے لیے کوئی اتنی اہم بات (پرابلم) نہیں،اس کے اس رویے نے اسے کہیں کا نہیں چھوڑا۔کوئی اس کے وعدوں اور معاہدوں پر اعتبار نہیں کرتا۔اس کے ساتھ معاہدہ کرنے سے پہلے فریق ثانی گارنٹر (ضامن) طلب کرتا ہے۔کہیں ایسا نہ ہوجائے کہ اے این پی کسی ضمانت کے بغیر معاہدہ کر کے پھنس جائے جہاں تک اس کی سیاست......جمہوریت......کا تعلق ہے لوگ گذشتہ ایک سال سے اس کا مشاہدہ کررہے ہیں۔یہ جماعت عوام کو طاقت کا سرچشمہ سمجھنے کے باوجود عوام کی بات اس وقت تک نہیں سنتی جب تک کہ وہ سڑکوں پر نہ نکل آئے،گویا اس کا رویہ جمہوری کم اور آمرانہ زیادہ ہے۔اسی لئے وہ نہ صرف ایک آمر کی پالیسیوں کو اب تک گلے لگائے ہوئے ہے بلکہ آمر کو تحفظ بھی فراہم کئے ہوئے ہے۔اس کے اس رویے کے باعث اس کی نگاہ میں نہ تو عوامی مطالبے کی کوئی حیثیت ہے اور نہ کسی وعدے اور معاہدے کی۔

امریکہ اس امن معاہدے سے سخت پریشان ہے۔حال ہی میں پاکستان میں آنے بلکہ نازل ہونے والے امریکی نمائندے ہالبروک نے اپنے ایک بیان میں اس امید کا اظہار کیا ہے کہ پاکستان سوات کے امن معاہدے کو منسوخ کردے گا۔یہ محض امید کا اظہار نہیں بلکہ یہ ایک بلیغ کنایہ ہے جس کے ذریعے پاکستان کے حکمرانوں کو گائیڈ لائن دی گئی ہے۔امریکہ کسی طور نہیں چاہتا کہ پاکستان میں امن وامان قائم ہو۔بلکہ اس کی ہمیشہ سے یہ خواہش رہی ہے کہ پاکستان میں انتشار وخلفشار رہے اور وہ اس کو آڑ بنا کر پاکستان کے ایٹمی اثاثوں تک رسائی پاسکے۔

رہے امریکی حواری تو انہوں نے امریکہ کی ابروئے چشم کا اشارہ پاتے ہی اس معاہدے کو سبوتاژ کرنے کی سرتوڑ کوششیں شروع کردی تھیں۔اس سلسلے کی ایک کڑی وہ متنازعہ اور جعلی وڈیو ہے جس میں سوات میں ایک لڑکی کو طالبان کی طرف سے کوڑے مارتے دکھایا گیا ہے اس پر ان کے خلاف پروپیگینڈے کا وہ طوفان اٹھایا گیا کہ الامان والحفیظ۔جب کہ ڈرون حملوں پر کسی نے چوں نہیں کی نہ جانے کیوں! جس سے مقصود یہ ہے کہ پاکستان کے کسی علاقے میں شرعی قوانین نافذ نہ ہوسکیں کیوں کہ امریکہ اور اس کے حواری اس سے سخت خوفزدہ ہیں۔

مولانا فضل الرحمٰن بہ القابہ نے اپنے ایک بیان میں یہ کہہ کر کہ سوات میں نفاذ شریعت سے پاکستان کے باقی علاقوں میں شریعت کے نفاذ کی راہ ہموار ہوگی پاکستانی حکمرانوں،امریکہ اور اس کے حواریوں کے خوف میں مزید اضافہ کردیا ہے۔معلوم نہیں کہ مولانا فضل الرحمٰن نے واقعتاً پاکستان کے خوشگوار مستقبل کی نوید دی ہے یا حسب معمول ایک پھلجڑی چھوڑ کر حکومت پاکستان کو گائیڈ لائن دی ہے کہ سوات میں ہرگز شریعت نافذ نہ کرنا ورنہ پورے پاکستان میں شریعت نافذ کرنا پڑے گی۔

مولانا کی کیفیت کچھ ایسی ہے کہ صاف چھپتے بھی نہیں اور کھل کے سامنے آتے بھی نہیں ہاں البتہ ایم کیو ایم کھل کر امریکا کی پالیسیوں کی حمایت کر کے اپنا وزن امریکی پلڑے میں ڈالنے کی کوشش کررہی ہے تاکہ حق نمک بھی ادا ہوجائے اور بوقت ضرورت کام بھی آجائے۔

نمازوں کے بعد کے اذکار

تحریر: غلام مصطفیٰ ظہیر، امن پوری

⑭ ...... عن ابن عمر أن رجلا رأى فيما يرى النائم قيل له: بأي شيء أمر كم نبيكم صلى الله عليه وسلم؟ قال: أمرنا أن نسبح ثلاثا وثلاثين، و نحمده ثلاثا وثلاثين، ونكبر أربعا وثلاثين فتلك مأتة. قال سبحوا خمسا وعشرين، واحمدوا خمسا وعشرين ، وكبروا خمسا وعشرين،وهللوا خمسا وعشرين فتلك مئة فلما اصبح ذكر ذلك للنبي ﷺ فقال رسول الله ﷺ أفعلوا كما قال الانصاري.

''سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے خواب دیکھا، اسے خواب میں کہا گیا، تمہارے نبی نے تمہیں کس چیز کے بارے میں حکم دیا ہے، اس نے کہا آپ نے ہمیں ۳۳ بار ''سُبْحَانَ اللّٰہِ'' ۳۳ بار ''اَلْحَمْدُلِلّٰہِ' اور ۳۴ بار 'اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' کہنے کا حکم دیا ہے۔ یہ پورا سو ہے، آپ نے فرمایا ۲۵ بار ''سُبْحَانَ اللّٰہ'' ۲۵ بار ''اَلْحَمْدُلِلّٰہِ'' ۲۵ بار 'اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' اور ۲۵ بار ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' کہو یہ پورا سو ہے۔ جب صبح ہوئی تو انہوں نے اس کا ذکر نبی کریم ﷺ سے کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایسے کہا کرو جیسے انصاری کہہ رہا ہے'' [السنن المجتبیٰ للنسائی: ۱۳۵۲، السنن الکبری للنسائی: ۱۲۷٤، الدعاء للطبرانی: ۷۳۰، مسند السراج: ۸۸۱ بتحقیق الشیخ ارشاد الحق اثری، وسندہ صحیح]

⑮ ......سیدنا عبداللہ بن عمرو ابن عاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" خصلتان لايحصيهما عبد الا دخل الجنة، وهما يسير، ومن يعمل بهما قيل، يسبح الله احدكم في دبر كل صلاة عشرا، ويحمدهٗ عشرا، يكبره عشرا، فتلك خمسون ومائة باللسان، والف وخمسمائة في الميزان واذا أوى الى فراشهٖ يسبح ثلاثا وثلاثين، ويحمد ثلاثا وثلاثين، ويكبر اربعا وثلاثين، فتلك مائة باللسان وألف في الميزان، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فأيكم يعمل في يوم وليلة ألفين وخمسمائة سيئة؟

قال عبدالله ابن عمرو رضى الله عنه ورأيت رسول الله لعقدهن بيده، قال: فقيل يارسول الله وكيف لايحصيها؟ قال: ياتي احدكم الشيطان، وهو في صلاته فيقول: اذكر كذا واذكر كذا، ويأتيه عندمنامه فينومه"

''دو ایسے (خوبی والے) کام ہیں، جو بھی (موحد و متقی) انسان ان کی حفاظت و نگہداشت کرے گا، (یعنی باقاعدگی سے ان پر عمل پیرا ہوگا) وہ جنتی ہے، وہ کام بھی آسان ہیں، مگر ان پر عمل پیرا ہونے والے تھوڑے ہیں، جو کوئی تم میں سے ہر نماز کے بعد دس بار ''سُبْحَانَ اللّٰہِ'' دس بار ''اَلْحَمْدُلِلّٰہِ' اور دس بار ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' کہے گا، یہ زبان پر گنتی کے اعتبار سے ایک سو پچاس ہیں، اور میزان (ترازو) میں نیکیوں کے اعتبار سے پندرہ سو ہیں جب سونے کے لیے بستر پر لیٹے، ۳۳ بار ''سُبْحَانَ اللّٰہ'' ۳۳ بار ''اَلْحَمْدُلِلّٰہِ' اور ۳۴ بار 'اَللّٰہُ اَکْبَرُ' کہے، یہ زبان پر سو ہیں،

میزان میں ایک ہزار ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کون ہے جو دن رات میں پچیس سو گناہ کرتا ہے؟ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ یہ بات اپنے ہاتھ مبارک پر شمار کر رہے تھے۔

⑯ ......صرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا، اے اللہ کے رسول! کوئی کیسے ان کی حفاظت ونگہداشت نہیں کر سکے گا؟ فرمایا: وہ حالت نماز میں ہوگا، شیطان اس کے پاس آکر کہے گا فلاں فلاں بات یاد کرو، (وہ یہ ذکر بھول جائے گا پندرہ سو نیکیوں سے محروم ہو جائے گا) سوتے وقت اس کے پاس آکر سلا دے گا، (وہ ہزار نیکیوں سے ہاتھ دھو بیٹھے گا اس طرح پچیس سو نیکیوں کی محرومی کا سامنا کرنا پڑے گا)۔ [مسند الامام احمد: ۲/ ۶۱ـ ۱۶۰، ۲/ ۲۰۵، مسند الحمیدی: ۵۸۳، ابو داود: ۱۵۰۲، ۵۰۶۵، ابن ماجہ: ۹۲۶، ترمذی: ۳۴۱۰، ۳۴۱۱، ۳۴۸۶، نسائی: ۱۳۴۹، وسندہ حسن] اس حدیث کو امام ترمذی نے "حسن صحیح"، امام ابن حبان [۲۰۱۲، ۲۰۱۸۔ واللفظ لہ] اور حافظ ابن حجر "نتائج الافکار [۲/ ۲۶۶] نے "صحیح" کہا ہے۔

حافظ نووی نے اس کی سند کو "صحیح" کہا ہے۔

[الاذکار: ۱/ ۲۰۵ بتحقیق سلیم الهلالی]

⑰ ......سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب آپ کی شادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کی تو ان کو جہیز میں ایک چادر، ایک عدد کھال کا تکیہ جس میں کھجور کے درخت کی چھال بھری ہوئی تھی، دو چکیاں، ایک مشکیزہ اور دو مٹی کے گھڑے دیے، ایک دن سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا میں نے کنویں سے ڈول نکالا، جس سے میرے سینے میں درد ہو گیا ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ کے والد گرامی کو (مال غنیمت میں) قیدی عطا کیے ہیں، آپ جائیے آپ سے خادمہ کا سوال کیجیے، تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں، اللہ کی قسم! چکی پیسنے سے میرے بھی ہاتھوں پر چھالے پڑ گئے ہیں، وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں، تو آپ نے ارشاد فرمایا، بیٹی کیسے آنا ہوا؟ تو انہوں نے کہا سلام عرض کرنے کے لیے آئی ہوں، شرم کے مارے آپ ﷺ سے خادمہ کا سوال نہ کر سکیں ویسے ہی واپس لوٹ گئیں، واپسی پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا، کیا بنا؟ کہنے لگیں میں شرما گئی۔

بعد ازاں دونوں اکٹھے نبی کریم ﷺ کے پاس آئے، تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض گذاری کی کہ اے اللہ کے رسول! میں نے کنویں سے ڈول نکالا، جس سے میرے سینے میں درد ہو گیا، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ چکی پیسنے سے میرے بھی ہاتھ آبلہ پا ہو گئے ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو (مال غنیمت میں) قیدی عطا کیے ہیں، آسودہ حال کر دیا ہے، ہمیں بھی خادم عنایت کیجیے، رسول اللہ ﷺ نے (جواباً) فرمایا، اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہو سکتا کہ میں تمہیں دے دوں، اور اصحاب صفہ کو نظر انداز کر دوں، وہ بے چارے بھوک سے نڈھال ہیں، میرے پاس ان پر خرچ کرنے کے لیے کچھ نہیں، میں ان قیدیوں کو بیچ کر ساری رقم ان پر خرچ کروں گا۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا دونوں (خالی ہاتھ) واپس لوٹ آئے، بعد ازاں نبی کریم ﷺ ان کے ہاں تشریف لے گئے، وہ دونوں ایک ہی چادر میں لیٹے تھے، وہ ان کے سر کو ڈھانپتی تو ان کے پاؤں ننگے ہو جاتے، پاؤں ڈھانپتی تو ان کے سر ننگے ہو جاتے، وہ دونوں اٹھنے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو، پھر فرمایا، جس چیز کا آپ نے سوال کیا ہے، کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز کے بارے میں خبر نہ دوں؟ تو انہوں نے عرض کی، ہاں! کیوں نہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ چند کلمات ہیں، جو مجھے جبرائیل امین علیہ السلام نے سکھائے ہیں، فرمایا آپ ہر نماز کے بعد دس بار "سُبْحَانَ اللّٰهِ" دس بار "اَلْحَمْدُلِلّٰهِ" اور دس بار "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہو، جب سونے کے لیے بستر پر لیٹو تو ۳۳ بار "سبحان اللہ" ۳۳ بار "الحمد للہ" اور ۳۴ بار "اللہ اکبر" کہو۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! جب سے میں نے یہ کلمات رسول اللہ ﷺ سے سنے تب سے ان کو ترک نہیں کیا، ابن الکواء نے کہا یہ اذکار صفین والی رات بھی نہیں چھوڑے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا عراقیو! تم پر اللہ کی مار پڑے۔ میں صفین والی رات بھی ان کلمات کو پڑھے بغیر نہیں چھوڑا۔" [مسند الامام احمد: ۱/ ۱۰۴، ۱۰۶۔ ۱۰۷، طبقات ابن سعد: ۸/ ۲۸، مشکل الآثار للطحاوی: ۴۰۹۹، وسندہ حسن]

امام حاکم نے اس حدیث کو ''صحیح الاسناد'' کہا ہے۔
[مستدرك حاكم : ۲/ ۱۸۵]
حافظ ہیثمی فرماتے ہیں:
''وفيه عطاء بن السائب وقد سمع منه حماد بن سلمة قبل اختلاطه، وبقية رجاله ثقات ـ''
[مجمع الزوائد: ۱۰/ ۱۰۰]
حافظ منذری فرماتے ہیں:
'' واسناده جيد، ورواته ثقات، وعطاء بن السائب ثقة، وقد سمع منه حماد بن سلمة قبل اختلاطه۔'' [ترغيب : ۲۳۷۱]
⑱ ......ابو مروان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کعب بن مانع نے ان کے لیے اللہ کی قسم کھائی، وہ اللہ جس نے موسیٰ علیہ السلام کے لیے سمندر کو پھاڑا تھا، یقیناً ہم تورات میں یہ بات پاتے ہیں کہ اللہ کے نبی داود علیہ السلام جب نماز سے پھرتے، تو یہ دعا پڑھتے تھے، کعب بیان کرتے ہیں کہ ان کو صہیب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی نماز سے پھرتے، تو یہ دعائیہ کلمات پڑھتے تھے۔
'' اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ جَعَلْتَهُ لِيْ عِصْمَةً وَاَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ جَعَلْتُ فِيْهَا مَعَاشِيْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ بِرَضَاكَ مِنْ سَخَتِكَ وَاَعُوْذُ بِعَفُوِكَ مِنْ نَقْمَتِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَامَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَامُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ''
[نسائی: ۱۳۴۷، وسنده حسن]
''اے اللہ! میرے دین کی اصلاح فرما، جسے تو نے میرے لیے (جہنم سے) بچاؤ کا ذریعہ بنایا ہے، میری دنیا کی درستگی فرما، جس میں تو نے میری معیشت کا سامان پیدا کیا ہے۔ اے اللہ! میں تیری رضا کے ساتھ تیری ناراضگی سے پناہ پکڑتا ہوں، تیری معافی کے ساتھ تیری سزا سے پناہ پکڑتا ہوں۔ میں تیرے قہر و عذاب سے تیری پناہ پکڑتا ہوں، تیری عطا میں کوئی بندش نہیں ڈال سکتا، جسے تو نہ دے، اسے کوئی نہیں دے سکتا، تیرے سامنے کسی بخت والے کو اس کا بخت کچھ فائدہ نہیں دے سکتا۔''
اس حدیث کو امام ابن خزیمہ (۷۴۵) امام ابن حبان (۲۰۲۶) نے ''صحیح'' اور حافظ ابن حجر نے ''حسن'' کہا ہے۔
[نتائج الافکار لابن حجر: ۲/ ۳۱۸]
امام ابونعیم الاصبہانی فرماتے ہیں:
''هذا الحديث من جياد الاحاديث ـ''
[حلية الاولياء: ٦/ ٤٦]
اس کا راوی ابو مروان ''حسن الحدیث'' ہے۔ اس کو امام ابن خزیمہ، امام ابن حبان، امام ابن عجلی اور حافظ ذہبی [الکاشف: ۳/ ۳۳۲] نے ''ثقہ'' کہا ہے۔
⑲ ......طارق بن اشیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم مرد اور عورتیں حج کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تھے، کوئی کہتا اے اللہ کے رسول جب میں نماز پڑھ لوں، تو کیا پڑھوں، تو آپ فرماتے، تو یہ دعا پڑھ، دنیا و آخرت کی بھلائیاں تیری لیے سمٹ جائیں گی۔ وہ یہ دعا ہے:
'' اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ۔'' [صحيح ابن خزيمة: ٧٤٤، مسند السراج: ٨٥٩ واللفظ لهما، صحيح مسلم: ٢٦٩٧، ابن ماجه: ٣٨٤٥]
''اے اللہ! مجھے معاف فرما، مجھ پر رحمت کر، مجھے ہدایت دے، مجھے عافیت دے، مجھے رزق عطا فرما۔''
⑳ ......سیدنا سعد ابن وقاص رضی اللہ عنہ اپنے بچوں کو یہ کلمات سکھاتے تھے، جیسے کوئی معلم بچوں کو تعلیم دیتا ہے۔ وہ کہتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد ان کلمات کے ساتھ پناہ پکڑتے تھے:
'' اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ

الْـقَبْرِ." [ابن ابی شیبه : ۱۰/۱۸۸، صحیح بخاری: ۶۳۹۰، ترمذی : ۳۵۶۷، صحیح ابن خزیمة: ۷۴۶، صحیح ابن حبان: ۲۰۲۴، واخرجه احمد: ۱/ ۱۸۳، ۱۸۶، والبخاری: ۶۳۶۵]

''اے اللہ! میں کنجوسی، بزدلی، عمر کے آخری حصے میں لاچاری بڑھ جانے اور دانائی کے جاتے رہنے، فتنۂ دنیا اور عذابِ قبر سے تیری پناہ پکڑتا ہوں۔''

۲۱ ......سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللھص لی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی نماز سے فارغ ہوتو یہ سیدالا ستغفار پڑھ لے:

" اَللّٰھُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ، وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ، وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ، فَاغْفِرْلِیْ، اِنَّهٗ لَایَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّااَنْتَ." [مسند البزار وسنده صحیح]

'' اے اللہ! تو میرا خالق میں تیرا بندہ ہوں، میں حسب استطاعت تیرے عہد ووعدہ پر قائم ہوں، میں تیری پناہ پکڑتا ہوں، اس چیز کی برائی سے جو میں نے کی، میں اقرار کرتا ہوں کہ مجھ پر تیری نعمتیں ہیں، مجھے اپنے گناہوں کا بھی اقرار ہے، تو مجھے معاف فرما تیرے سوا کوئی معاف کرنے والانہیں۔''

۲۲ ...... سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ ایک یہودی عورت میرے پاس آئی اس نے کہا پیشاب کی وجہ سے عذاب قبر ہوتا ہے، میں نے کہا تو جھوٹ بولتی ہے، اس نے (جواباً) کہا ہم (جہاں پیشاب لگ جاتا ہے وہاں سے) جلد اور کپڑا کاٹ دیتے تھے، بعدازاں نبی کریم ﷺ نماز کے لیے تشریف لائے، ہماری آوازیں بلند ہورہی تھیں، آپ ﷺ نے فرمایا یہ شور کیسا؟ تو سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کو اس یہودی عورت کی بات بتائی، تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ سچ ہے۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ (ہرفرض) نماز کے بعد یہ دعا ضرور پڑھتے تھے:

" رَبَّ جِبْرَائِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ اَعِذْنِیْ مِنْ حَرِّ النَّارِ وَعَذَابَ الْقَبْرِ." [نسائی: ۱۳۴۶، ۵۵۲۱، مسند الامام احمد: ۶/ ۶۱ وسنده حسن]

'' اے جبرائیل، میکائیل واسرافیل کے رب! مجھے جہنم کی گرمائی اور عذاب قبر سے بچا۔''

۲۳ ......ایک انصاری صحابی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے بعد سوبار پڑھتے تھے:

" اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ" [مصنف ابن ابی شیبه: ۱۰/۲۳۴ حدیث: ۲۹۷۵۴ وسنده صحیح]

''اے اللہ! مجھے معاف فرما میری توبہ قبول فرما، یقیناً تو توبہ قبول کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔''

۲۴ ......سیدنا ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:

" اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ، وَیَسِّرْلِیْ اَمْرِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ." [مصنف ابن ابی شیبه: ۱۰/ ۲۲۸ وسنده صحیح]

'' اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما، میرے معاملات میں آسانی فرما، اور میرے رزق میں برکت دے۔''

۲۵ ......سیدنا ابوامامۃ الباہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:''

من قراء آیت الکرسی دبر کل صلاۃ مکتوبة لم یمنعه من دخول الجنة الا الموت." [السنن الکبری للنسائی: ۹۹۲۸، عمل الیوم واللیلة للنسائی: ۱۰۰، المعجم الکبیر للطبرانی: ۸/۱۳۴، کتاب الصلاۃ لابن حبان کمافی اتحاف المهره لابن حجر: ۶/۲۵۹

ح: ٦٤٨٠ وسنده حسن]

''جو ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے، سوائے موت کے کوئی چیز اس کو جنت میں داخل ہونے سے نہیں روک سکتی۔''

اس حدیث کو امام ابن حبان اور حافظ منذری نے ''صحیح'' کہا ہے۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۱/ ۳۰۷) اور حافظ سیوطی رحمہ اللہ [التعقبات علی الموضوعات: ۸] نے اس کو امام بخاری رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے۔ حافظ وائلی رحمہ اللہ نے بھی اس کو ''حسن'' کہا ہے۔ [کما فی التذکیر للقرطبی: ٢٤]

حافظ الضیاء المقدسی [کمافی نتائج الافکار: ۲/ ۲۷۸، ۲۷۹] حافظ ابن عبدالہادی رحمہ اللہ اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ [النکت علی ابن الصلاح: ۲/ ۸٤۹] نے بھی ''صحیح'' کہا ہے۔

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"من قرأ آیت الکرسی فی دبر الصلاة المکتوبة کان فی ذمة الله الی الصلاة الاخری." [المعجم الکبیر للطبرانی: ۳/ ۸٤ ح ۲۷۳۳، کتاب الدعاء للطبرانی: ٦٧٤، وسنده حسن]

''جس نے فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی، وہ دوسری نماز تک اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔''

اس کی سند میں کثیر بن یحییٰ راوی ہے، جس کو حافظ ازدی نے ''ضعیف'' کہا ہے۔ جبکہ وہ خود ''ضعیف'' ہے۔ امام ابن حبان اور امام ابوزرعہ نے اس کو ''ثقہ'' کہا ہے۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں:

''محله الصدق'' امام عبداللہ بن احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اس سے روایت کی ہے۔ جو اس سے روایت لیتے ہیں جو ان کے باپ احمد بن حنبل کے نزدیک ''ثقہ'' ہے۔

حافظ منذری رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''حسن'' کہا ہے۔

[الترغیب: ٢٧٤]

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ نے اس کو ''حسن'' کہا ہے۔

[مجمع الزوائد: ۱۰/ ۱۰۲]

㉖ ......سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

" امرنی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اقرأ بالمعوذات دبر کل صلاة ۔" [عمل الیوم واللیلة لابن السنی: ۱۲۳ وسنده صحیح واخرجه احمد (٤/ ۱۵۵) وسنده صحیح واخرجه ابوداود (۱۵۲۳) والنسائی (۱۳۳۷) واحمد (٤/ ۲۰۱) صححه ابن خزیمة (۷۵۵) وابن حبان (۲۳٤۷۔ موارد) وسنده حسن]

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہر نماز کے بعد سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھنے کا حکم دیا۔''

㉗ ......سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مجلس میں تشریف فرما ہوتے یا نماز ادا فرماتے، تو چند (دعائیہ) کلمات پڑھتے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے ان کلمات کے بارے میں پوچھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر بات کرنے والا خیر وبھلائی اور نیکی کی بات کرے گا، تو اس بات پر قیامت تک کے لیے مہر ثبت کردی جائے گی، اگر اس کے علاوہ کوئی بات کرے گا، تو یہ دعا اس کے لیے باعث کفارہ ہوگی، وہ دعا یہ ہے:

"سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ." [مسند الامام احمد: ٦/ ٧٧، نسائی: ١٣٤٥، وفی الکبریٰ: ١٢٦٧، الدعاء للطبرانی: ١٩١٢، شعب الایمان للبیهقی: ٦٢٠، وسنده صحیح]

''اے اللہ! تو پاک ہے، تیری ہی تعریف ہے، تیرے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں، میں تجھ سے معافی کا سوال کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔''

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔

[النکت: ۲/ ۷۳۳]



بدعت اور اس کی حقیقت

حافظ صلاح الدین یوسف، مدیر: شعبہ تحقیق وتالیف وترجمہ دارالسلام، لاہور

تمہید:

قرآنِ مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ ﴾

''اللہ کے ہاں مہینوں کی گنتی بارہ ہے، اللہ کی کتاب (لوح محفوظ) میں، اس دن سے جب اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا، ان میں چار مہینے حرمت والے ہیں۔ یہی دین قیم (سیدھا اور درست) ہے۔ پس تم ان مہینوں میں اپنی جانوں پر ظلم مت کرو۔'' [التوبۃ ۹: ۳۶]

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ سال کے بارہ مہینوں کا تقرر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور یہ تقرر وتعین روزِ آفرینش سے ہے۔ ان میں سے چار مہینوں کو حرمت والا قرار دینا، یہ بھی من جانب اللہ ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ان چار مہینوں میں بالخصوص قتال وجدال اور دیگر معصیتوں سے اجتناب کرنا ہے۔ حتی کہ کافروں سے لڑنے کی ضرورت ہو، تب بھی اس بات کا خیال رکھنا ہے کہ اس کا آغاز کسی حرمت والے مہینے سے نہ ہو۔ ہاں اگر کافر حملہ آور ہو جائیں تو پھر دفاع میں ہتھیار اٹھانا نہ صرف جائز بلکہ ضروری ہے کیوں کہ اگر حرمت کو ملحوظ رکھتے ہوئے حملہ آور کافروں سے اپنا دفاع نہیں کیا جائے گا تو کافر اس سے فائدہ اٹھائیں گے اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

یہ حرمت والے چار مہینے کون سے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے ان کے نام نہیں بتلائے۔ اس کی وضاحت رسول اللہ ﷺ نے فرمائی ہے کہ

" اَلسَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ، ثَلَاثٌ مُّتَوَالِيَاتٌ: ذُوالْقَعْدَةِ، وَ ذُوالْحَجَّةِ، وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِيْ بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ ـ "

[صحيح البخاري، التفسير، باب إن عدة الشهور......، حديث: ٤٦٦٢]

''سال میں بارہ مہینے ہیں، ان میں سے چار حرمت والے ہیں، تین مسلسل (لگا تار) ہیں: ذوالقعدۃ، ذوالحجہ اور محرم (چوتھا) رجب مضر ہے جو شعبان اور جمادی (الثانیہ) کے درمیان ہے۔''

اس حدیث سے واضح ہوا کہ حدیث رسول، قرآنِ کریم کی صحیح ترین شرح ہے بلکہ ایسی شرح وتفسیر ہے کہ اس کے بغیر قرآن کو سمجھا ہی نہیں جا سکتا۔ دیکھئے، قرآن نے یہ تو بتلا دیا کہ بارہ مہینوں میں چار مہینے حرمت والے ہیں، یہ بھی بتلا دیا کہ ان میں ظلم وتعدی ممنوع ہے۔ لیکن اب اس پر عمل کس طرح ہوگا؟ اس کی کوئی وضاحت نہیں، اس لیے کہ ان چار مہینوں کا نام ہی نہیں بتلایا گیا۔ ان چار مہینوں کے ناموں کی وضاحت حدیث رسول میں ملتی ہے۔ گویا حدیث نے قرآنِ کریم کے اس حکم پر عمل کرنے کی صورت واضح کی کہ فلاں فلاں مہینے حرمت والے ہیں۔

بہرحال بات ہو رہی تھی بارہ قمری مہینوں کی جو اس نے مقرر

فرمائے ہیں اور وہ حسب ذیل ہیں:

محرم، صفر، ربیع الاوّل، ربیع الثانی، جمادی الاولیٰ، جمادی الثانیہ، رجب، شعبان، رمضان، شوال، ذوالقعدہ، ذوالحجہ۔

ان بارہ مہینوں میں سے بعض مہینوں کی بابت احادیث میں کچھ اعمال بتلائے گئے ہیں اور ان کے فضائل بیان کیے گئے ہیں۔ اسی طرح بعض مہینوں میں بعض بدعات ورسومات رائج ہیں جن کی دین سے ناآشنا عوام وخواص میں بڑی اہمیت ہے اور ان پر نہایت سختی سے عمل کیا جاتا ہے، حالاں کہ دین سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔

زیرنظر مضمون میں بدعت کی حقیقت اور اس کی خطرناکیوں کا بیان ہے، نیز بدعات کو مستحسن اور جائز قرار دینے والوں کے مغالطات اور شبہات کا ازالہ ہے۔

جو شخص بھی تلاشِ حق کے جذبہ صادقہ کے ساتھ اس مضمون کا مطالعہ کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی ضرور مدد اور اس کی صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی فرمائے گا۔ شرط یہی ہے کہ اس کے اندر تلاشِ حق کی جستجو، طلب ہدایت کی آرزو اور راہِ حق کو اختیار کرنے کی تڑپ ہو۔ وَمَــــا ذَالِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ

ہمارے پیشِ نظر بھی اس مضمون کی اشاعت سے اس کے سوا کوئی اور مقصد نہیں کہ اسلامی تعلیمات سے بے خبر مسلمان عوام کو اس کے ذریعے سے ایسی روشنی اور رہنمائی نصیب ہو کہ وہ شرک وبدعت کی تاریکیوں سے نکل کر قرآن وسنت کے اجالے میں آجائیں اور آبائی رسم ورواج کو چھوڑ کر دینِ حقہ کو اختیار کرلیں۔ وَاللّٰــهُ هُوَ الْهَــادِيْ إِلَى سَوَاءِ السَّبِيْلِ۔

(حافظ) صلاح الدین یوسف صَانَهُ اللّٰهُ عَنِ التَّلَهُّفِ وَالتَّأَسُّفِ

دینِ اسلام کی کاملیت اور اس کا مطلب:

دین اسلام جو تمام انبیاء علیہم السلام کا دین رہا ہے، اس کی بابت اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ﴾ [المائدة٥: ٣]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کردیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کردی اور میں نے تمہارے لیے اسلام کو دین کے طور پر پسند کرلیا۔''

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے تین باتیں بیان فرمائی ہیں:

❀...... دین اسلام کی تکمیل کا اعلان

❀...... اس کو اپنی نعمت قرار دے کر اس کے اتمام کی وضاحت

❀...... اور اس کو اپنا پسندیدہ دین قرار دینا

تکمیل کے اعلان سے یہ بات واضح ہوگئی کہ اب اس دین میں، جس کو قرآن وحدیث میں محفوظ کردیا گیا ہے، کوئی کمی بیشی نہیں ہوسکتی۔ یہ بھی واضح ہوگیا کہ اب ہدایت ونجات بھی صرف قرآن وحدیث ہی پر عمل کرنے پر منحصر ہے۔ کوئی کمی بیشی کرے گا وہ بھی نامنظور اور جو ان سے انحراف کرے گا وہ بھی نامقبول، اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهٖ))

[موطأ إمام مالك: ٨٩٩/٢، طبع مصر]

''میں تمہارے اندر دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں، جب تک تم ان کو مضبوطی سے پکڑے رہو گے، ہرگز گمراہ نہیں ہوگے، (وہ دو چیزیں ہیں) اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت۔''

یہی وہ صراطِ مستقیم ہے جس پر چلنے والا ہی جنت میں جائے گا:

﴿ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ﴾ [الأنعام٦: ١٥٣]

''یہ میرا سیدھا راستہ ہے، پس تم اسی کی پیروی کرو اور دوسرے راستوں کی طرف مت جانا، وہ تمھیں اس سیدھے راستے سے بھٹکا دیں گے۔''

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے پیغمبر کی زبان مبارک سے یہ کہلوا کر کہ میرا ہی راستہ سیدھا راستہ ہے، یہ واضح فرما دیا کہ میرے پیغمبر کا بتلایا

ہوا راستہ ہی سیدھا راستہ ہے اور پیغمبر اسلام کا راستہ کون سا ہے؟ قرآنِ کریم اور اس کی وہ قولی اور عملی تشریح ہے جو آپ ﷺ نے

﴿ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ ﴾

''ہم نے یہ قرآن آپ پر نازل کیا تا کہ آپ اس میں بیان کردہ ان احکام کی تبیین وتشریح کریں جو لوگوں کے لیے نازل کیے گئے ہیں۔'' [النحل ١٦: ٤٤]

کے حکم کے تحت بیان فرمائی۔ اس سے معلوم ہوا کہ صراطِ مستقیم صرف قرآن وحدیث کا اتباع ہے۔ اس کی وضاحت نبی ﷺ نے ایک حدیث میں اس طرح فرمائی، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

" خَطَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَطًّا، ثُمَّ قَالَ: هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ، ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ يَّمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقَالَ: هٰذِهِ سُبُلٌ، قَالَ ـ يَزِيْدُ مُتَفَرِّقَةٌ ـ وَعَلٰى كُلِّ سَبِيْلٍ: مِنْهَا شَيْطَانٌ يَّدْعُوْا إِلَيْهِ ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ ـ "

[الموسوعة الحديثية: ٢٠٨/٧، شیخ احمد محمد شاکر مصری مرحوم نے اسے صحیح کہا ہے۔ دیکھئے مسند احمدبه تحقيق احمد شاكر: ٦/ ٨٩، رقم: ٤١٤٢]

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط کھینچا اور فرمایا: یہ اللہ کا راستہ ہے۔ اور کچھ خطوط اس کے دائیں جانب اور کچھ خطوط اس کی بائیں جانب کھینچے اور فرمایا: یہ مختلف راستے ہیں اور ان میں سے ہر راستے پر شیطان بیٹھا ہوا ہے، وہ ان کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے۔ اور پھر آپ نے وہی (سورۂ انعام کی مذکورہ) آیت پڑھی۔''

قرآنِ کریم میں بھی صراطِ مستقیم کے لیے واحد کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے بھی ایک خط کھینچ کر اسے اللہ کا راستہ بتلایا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کا، قرآنِ کریم کا یا رسول اللہ ﷺ کا راستہ ایک ہی ہے، ایک سے زیادہ نہیں، اس لیے پیروی صرف اسی ایک راستے کی کرنی ہے، کسی اور کی نہیں۔ یہی امت مسلمہ کی وحدت واجتماع کی بنیاد ہے جس سے ہٹ کر یہ امت مختلف فرقوں اور گروہوں میں تو بڑ سکتی ہے جیسے کہ بٹی ہوئی ہے مگر مجتمع نہیں ہو سکتی۔

علاوہ ازیں یہ راستہ جس طرح ایک ہے، اسی طرح واضح بھی ہے، اس میں نہ ابہام ہے، اور نہ اس کا سمجھنا مشکل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((قَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلَى الْبَيْضَاءِ، لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا، لَا يَزِيغُ عَنْهَا بَعْدِىْ إِلَّا هَالِكٌ))

[سنن ابن ماجه، المقدمة، حديث: ٤٣]

''میں تمھیں ایک روشن دین پر چھوڑ کر جا رہا ہوں، جس کی رات بھی دن کی طرح روشن ہے۔ میرے بعد اس سے انحراف وہی شخص کرے گا جس کے مقدر میں ہلاکت ہوگی۔''

اس لیے جس طرح یہ ایک راستہ ہی ہدایت اور نجات کا ہے، اسی طرح اختلاف وانشقاق سے بچنے کا واحد طریقہ بھی اسی راستے کا اتباع ہے۔ یہی وجہ ہے کہ باہمی اختلاف کے خاتمے کے لیے ہمیں اصول دیا گیا ہے:

﴿ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ﴾

''اگر کسی چیز کی بابت تمہارا آپس میں جھگڑا ہو جائے تو تم اس کو اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دو، اگر تم (واقعی) اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔'' [النسآء ٤: ٥٩]

اللہ، رسول کی طرف لوٹانے کا مطلب، قرآن اور احادیث صحیحہ کی طرف رجوع کرنا اور ان کی روشنی میں اختلاف ونزاع کا فیصلہ کرنا ہے۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں فیصلے کرنے سے انقباض ہو تو قرآن کہتا ہے کہ ایسے دعوے دارانِ ایمان کا ایمان ہی مشکوک ہے۔ أَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْهُ، چناں چہ فرمایا:

﴿ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴾ [النسآء ٤: ٦٥]

"آپ کے ربّ کی قسم، یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتے جب تک یہ اپنے آپس کے اختلاف میں آپ کو حکم (ثالث) نہ مانیں، نیز آپ کے فیصلوں پر اپنے دلوں میں کوئی تنگی بھی محسوس نہ کریں اور پوری خوش دلی سے ان کو تسلیم کرلیں۔"

﴿ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴾ [الأحزاب ۳۳: ۳۶]

"کسی مومن مرد اور مومن عورت کے یہ لائق نہیں ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کا فیصلہ آ جانے کے بعد وہ اپنے معاملے میں اپنا حق اختیار استعمال کریں اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی اختیار کی، وہ یقیناً کھلی گمراہی میں جاپڑا۔"

اس آیت میں واضح طور پر دو باتیں ارشاد فرمائی گئی ہیں:

❀ ......اللہ اور اس کا رسول جب کسی بات کا فیصلہ فرما دیں تو اس کے مقابلے میں اپنی رائے پر اصرار اور اپنا حق اختیار استعمال کرنے کی روش، یہ کسی مومن مرد یا عورت کا کام نہیں۔

❀ ......اور جو ایسا کرے گا، وہ اللہ اور اس کے رسول کا نافرمان اور کھلا گمراہ ہے۔

اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی اور گمراہی کا راستہ اختیار کرنے کی جو سزا ہے، ہر مسلمان اس سے آگاہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔ اس کی سزا دنیا میں بھی مل سکتی ہے اور آخرت میں عذابِ الیم کی صورت میں تو یقینی ہی ہے۔

﴿ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴾ [النور ۲۴: ۶۳]

"پس جو لوگ اس (اللہ کے رسول) کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں، انھیں اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ کہیں ان پر کوئی آزمائش آجائے یا دردناک عذاب انھیں آلے۔"

اسلام کی کاملیت پر ایک صحابی کا فخریہ اظہار:

بہر حال بات یہ ہو رہی تھی کہ اسلام ایک کامل و مکمل دین ہے۔ اتنا مکمل ہے کہ بعض مشرکین مکہ نے اعتراض اور طعن کے طور پر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے کہا:

" عَلَّمَكُمْ نَبِيُّكُمْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخِرَاءَةَ ۔"

"تمہارا نبی تمھیں ہر چیز سکھاتا ہے حتی کہ یہ بھی بتلاتا ہے کہ تم قضائے حاجت کس طرح کرو۔"

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا:

" أَجَلْ، لَقَدْ نَهَانَا أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ أَوْ أَنْ نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِينِ أَوْ أَنْ نَسْتَنْجِيَ بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ أَوْ أَنْ نَسْتَنْجِيَ بِرَجِيعٍ أَوْ بِعَظْمٍ ۔" [صحيح مسلم الطهارة، باب الاستطابة، حديث: ٢٦٢]

"ہاں، بلاشبہ آپ نے ہمیں منع فرمایا ہے کہ ہم پاخانہ پیشاب کرتے وقت اپنا رخ قبلے کی طرف کریں یا دائیں ہاتھ سے استنجا کریں یا تین ڈھیلوں سے کم کے ساتھ استنجا کریں یا لید یا ہڈی سے استنجا کریں۔"

یعنی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے اس مشرک کی بات پر شرمندگی محسوس نہیں کی بلکہ بڑے فخر سے اسلام کی کاملیت کا اظہار واعتراف فرمایا کیوں کہ یہ کاملیت بلاشبہ اسلام کا امتیاز ہے، ایسا کامل دین، مکمل دستورِ حیات اور جامع نظامِ زندگی اسلام کے علاوہ کوئی نہیں ہے۔ اسی لیے امام مالک رحمہ اللہ نے بجا طور پر فرمایا تھا:

" مَنِ ابْتَدَعَ فِي الْإِسْلَامِ بِدْعَةً يَرَاهَا حَسَنَةً فَقَدْ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ خَانَ الرِّسَالَةَ، لِأَنَّ اللّٰهَ يَقُولُ: ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ﴾ فَمَا لَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ دِينًا فَلَا يَكُونُ الْيَوْمَ دِينًا ۔" [الاعتصام للإمام الشاطبي: ١/ ٦٤، ٦٥، به تحقيق سليم الهلالي، طبع: ١٩٩٢ء]

"جس نے اسلام میں (دین سمجھ کر) کوئی بدعت ایجاد کی اور اس کو اچھا سمجھا (اس کو بدعت حسنہ باور کیا اور کرایا) تو اس نے یقیناً یہ خیال کیا کہ محمد ﷺ نے رسالت کی ادائیگی میں خیانت

کی، اس لیے کہ اللہ تو فرماتا ہے، آج میں نے تم پر تمہارا دین مکمل کر دیا۔ پس جو کام اس (تکمیل دین کے) وقت دین نہیں تھا، وہ آج بھی دین (اجر وثواب والا کام) نہیں ہوسکتا۔''

علاوہ ازیں بدعتی اللہ کے اس فرمان کو بھی جھٹلاتا ہے، اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے میں نے دین مکمل کر دیا لیکن بدعتی اپنے طرز عمل سے کہتا ہے کہ نہیں، دین مکمل نہیں ہوا، اس میں تو فلاں فلاں رسم، فلاں فلاں عمل اور فلاں جشن بھی ہونا چاہیے تھا۔ یا پھر وہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ (نعوذ باللہ) بھول گیا کہ اس نے فلاں رسم اور فلاں عمل کی بابت کچھ بتلایا ہی نہیں حالاں کہ وہ تو بہت ضروری تھا۔ کیا یہ اللہ کی توہین نہیں، اس پر طعن نہیں؟ اللہ تعالیٰ نے تو اپنی بابت فرمایا ہے:

﴿ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ﴾ [مریم۱۹: ٦٤]

''آپ کا رب بھولنے والا نہیں ہے۔''

لیکن بدعتی خیال کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بھول گیا۔ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ هٰذَا الزَّيْغِ وَالضَّلَالِ۔

❀...... گویا بدعتی بدعت ایجاد کر کے اللہ کے رسول پر خیانت کا الزام لگاتا ہے۔

❀......اللہ کے فرمان کو جھٹلاتا ہے۔ یا پھر

❀......اللہ کو سہو ونسیان کا مرتکب گردانتا ہے۔

❀......اور اللہ اور اس کے رسول سے پیش قدمی کرتا ہے۔ حالاں کہ اللہ اور اس کے رسول سے پیش قدمی کرنا منع ہے۔

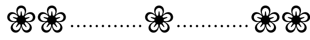
﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ﴾ [الحجرات۴۹: ۱]

''اے ایمان والو! تم اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو۔''

اہل ایمان کا شیوہ تو طاعت وبندگی اور سمع واطاعت ہوتا ہے اور ایسے مومن ہی کامیاب وبامراد ہوتے ہیں۔

﴿ اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ؕ وَاُولٰۤئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ o وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰۤئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴾ [النور۲٤: ٥١، ٥٢]

''بس مومنوں کا تو شیوہ ہی یہ ہے کہ جب ان کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جائے تاکہ وہ ان کے مابین فیصلہ کریں تو وہ کہتے ہیں: ہم نے سنا اور اطاعت کی اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اور اللہ سے ڈرے اور اس کا تقویٰ اختیار کرے تو وہی لوگ کامیاب ہیں۔'' [جاری ہے]



جمعیت اہل حدیث پاکستان کے زیر اہتمام

جلسۂ عام

بمقام	بتاریخ
اقبال پارک	24/اپریل 2009ء
دھوبی گھاٹ	بروز جمعۃ المبارک
فیصل آباد	صبح دس بجے

صدارت: شیخ الحدیث مولانا مفتی عبیداللہ خان عفیف حفظہ اللہ

(امیر جمعیت اہل حدیث، پاکستان)

خصوصی خطاب: انجینئر حافظ ابتسام الٰہی ظہیر

ان کے علاوہ دیگر علمائے کرام وشعراء حضرات بھی خطاب فرمائیں گے۔

ابو الاحتشام امیر حمزہ حماد طور

(ڈپٹی سیکرٹری اطلاعات جمعیت اہل حدیث پنجاب)

فون نمبرز: 0333-8112611/0300-6475379

تحریک ختم نبوت اور تاریخ اہل حدیث کے عظیم مصنف

''ڈاکٹر محمد بہاء الدین اور ان کی خدمات''

محمد رمضان یوسف سلفی فیصل آباد

ڈاکٹر محمد بہاء الدین حفظہ اللہ جماعت اہل حدیث کے اس گروہ سے تعلق رکھتے ہیں کہ جنہوں نے تصنیف وتالیف کے ذریعہ دینی و جماعتی خدمات سرانجام دی ہیں۔ان کا شمار عصر رواں کے نامور قلم کاروں میں ہوتا ہے اور انہوں نے قلم وقرطاس کے ذریعہ تاریخ کے سینے پر ان مٹ نقوش ثبت کیے ہیں، اب ان کا شمار برصغیر پاک وہند اور برطانیہ کی جماعت اہلحدیث کے چوٹی کے مصنفین میں ہونے لگا ہے اور لوگ انہیں تحریک ختم نبوت اور تاریخ اہل حدیث کے محقق ومؤرخ کے طور پر جاننے لگے ہیں۔ڈاکٹر صاحب برصغیر پاک وہند کی مذہبی وسیاسی تحریکوں کے بارے میں وسیع معلومات رکھتے ہیں اور ان سے متعلق موضوعات پر انہیں کامل دستگاہ حاصل ہے۔ان کا مطالعہ وسعت پذیر اور ذہن اخاذ ہے۔اللہ رب العزت نے ان کو علم وتحقیق کے جوہر سے خوب بہرہ مند فرمایا ہے۔مسلک اہل حدیث سے انہیں بے پناہ شیفتگی ہے اور آپ بابائے تبلیغ مولانا محمد عبداللہ گورداسپوری حفظہ اللہ کے صاحبزادہ گرامی قدر ہیں۔اپنے عالی قدر باپ کی طرح صاحب کمال ہیں۔تقسیم ہند سے کچھ عرصہ قبل دھاریوال ضلع گرداسپور (ہند) میں پیدا ہوئے ان دنوں ان کے والد محترم، وولن ملز دھاریوال میں مسجد اہل حدیث کے خطیب وامام تھے انہوں نے اپنے عظیم المرتبت استاد مولانا عبدالرحمٰن بھوجیانی (شہید) کے صاحبزادے حافظ محمد سلیمان کی علمی استعداد اور ذہانت اور فطانت سے متاثر ہوکر اپنے بیٹے کا نام محمد سلیمان رکھا جس نے آگے چل کر محمد بہاء الدین کے قلمی نام سے شہرت ودوام حاصل کی۔

تقسیم ہند کے بعد مولانا عبداللہ اپنے افراد خاندان کے ساتھ پاکستان آ گئے اور رائے ونڈ ضلع لاہور میں مقیم ہوئے اور کچھ عرصہ بعد ۱۹۴۹ء میں بورے والا ضلع ملتان (حال ضلع وہاڑی کی جامع مسجد اہل حدیث میں فریضۂ امامت وخطابت انجام دینے لگے۔محمد بہاء الدین نے بوریوالا ہی میں شعور کی آنکھ کھولی اور تعلیم وتعلم کا سلسلہ شروع کیا۔ قرآن پاک، قاری خدابخش مرحوم سہارنپوری سے مدرسہ محمدیہ میں پڑھا۔ترجمۃ القرآن، صرف ونحو، اور حدیث کی ابتدائی کتابیں اپنے والد سے پڑھیں۔عربی کی تعلیم مقامی ہائی سکول میں مولانا محمد افضل فریدکوٹی سے حاصل کی جو مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ (گوجراں والا) کے شاگرد تھے۔

ڈاکٹر صاحب نے دینی تعلیم کے ساتھ سکول وکالج میں عصری تعلیم بھی حاصل کی۔بورے والا ڈگری کالج میں ۱۹۶۸ء میں اول آنے پر گولڈ میڈل سے نوازے گئے۔پھر پنجاب یونیورسٹی لاہور میں دو سال زیر تعلیم رہ کر علوم اسلامیہ میں ایم اے ڈگری حاصل کی اور پورے پنجاب کے طلباء میں امتحان میں اول پوزیشن حاصل کرنے پر یونیورسٹی گولڈ میڈل سے نوازے گئے۔(یاد رہے کہ اس وقت پاکستانی پنجاب میں ایک ہی یونیورسٹی ہوا کرتی تھی) اس کے بعد اسی یونیورسٹی میں ایک سال مزید زیر تعلیم رہ کر عربی ایم اے کیا۔

ایم اے عربی کی تعلیم کے دوران ہی انہیں جامعہ سلفیہ لائل پور (حال فیصل آباد) میں انگریزی زبان کے استاد کی حیثیت سے متعین کر دیا گیا اور یوں وہ لاہور اور فیصل آباد کے درمیان تقسیم ہو گئے۔جامعہ سلفیہ میں بی اے کرنے کے خواہشمند طلباء کو انگریزی پڑھانے کے علاوہ جامعہ سلفیہ کی لائبریری کا انچارج بھی انہیں بنا دیا گیا اور انکی کوشش سے یہ لائبریری مدارس اسلامیہ کی بڑی اور منظم لائبریریوں میں شمار

ہونے لگی۔

کچھ عرصہ بعد انہوں نے سرکار کے محکمہ تعلیم سے منسلک ہوکر سیالکوٹ کے ایک کالج میں تدریسی فرائض انجام دیئے۔بعد ازاں لاہور کے ایک مشہور کالج میں پڑھایا۔کچھ عرصہ بہاولپور یونیورسٹی میں تاریخ اسلام اور تقابل ادیان کے مضامین پڑھاتے رہے۔برطانیہ کی اڈنبرا یونیورسٹی میں زیرتعلیم رہ کر ڈاکٹریت کی۔بعد میں چند سال وہ اسی یونیورسٹی میں پوسٹ ڈاکٹورل فیلو کی حیثیت سے تحقیقی کاموں میں منہمک رہے۔۱۹۹۰ء کے عشرے کے ابتدائی برسوں میں انہوں نے لیسٹر یونیورسٹی میں زیرتعلیم رہ کر سوشل ورک میں ایم اے کیا۔اس کے بعد بحالی مجرمین کے ایک محکمے میں کچھ عرصہ خدمات انجام دینے کے بعد خرابی صحت کی بنا پر ریٹائر ہوگئے۔

ڈاکٹر صاحب نے زمانہ طالب علمی میں ہی قلم وقرطاس اور تحریر وتقریر سے ناطہ جوڑ لیا تھا۔ہائی سکول میں تعلیم کے دوران انہیں بہترین مقرر Best orator کا سرٹیفکیٹ عطا کیا گیا۔بورے والا ڈگری کالج کے میگزین الفرید کے ایڈیٹر رہے۔بہاولپور یونیورسٹی کے شعبہ اسلامیہ کے مجلّہ بصائر کے انچارج رہے۔علامہ احسان الٰہی ظہیر کے ترجمان الحدیث لاہور کی مجلس ادارت میں کچھ عرصہ شامل رہے۔

ڈاکٹر صاحب بہت اچھے مضمون نگار اور صاحب علم محقق ہیں۔ان کے علمی وتحقیقی مضامین معروف رسائل وجرائد میں شامل ہوتے رہے ہیں۔ان معروف رسائل میں ہفت روزہ اہل حدیث لاہور ہفت روزہ الاعتصام لاہور، ماہنامہ معارف ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور، ماہنامہ محدث لاہور، ماہنامہ ترجمان الحدیث لاہور، ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک۔ماہنامہ صراط مستقیم برمنگھم۔سٹریٹ پاتھ برمنگھم، دوماہی اشاعۃ السنۃ دہلی، ماہنامہ محدث بنارس اور ماہنامہ البلاغ بمبئی، جریدہ ترجمان دہلی شامل ہیں۔

ڈاکٹر بہاء الدین تصنیف وتالیف کا بڑا صاف ستھرا ذوق رکھتے ہیں۔ان کی کتابوں میں عقیدے کی پختگی، فکر کی بلندی، تاریخی حالات وواقعات کی صحت وثقاہت، توحید وسنت کا احیاء اور مسلک اہل حدیث کی حقانیت کے پہلو نمایاں دکھائی دیتے ہیں۔قلم کی زبان نہایت شستہ وسلیس اور ندرت کا پہلو لیے ہوئے ہے ان کی تحریر میں علمی شان اور مؤرخانہ بصیرت واضح دکھائی دیتی ہے۔ڈاکٹر صاحب کے رواں اور پربہار قلم سے جو علمی تاریخی اور تحقیقی کتب معرض وجود میں آئی ہیں ان کی تفصیل یہ ہے:

☆......تحریک ختم نبوت۔ڈاکٹر صاحب کی یہ بلند پایہ تاریخی کتاب ہے اس میں انہوں نے علماء اہل حدیث کی فتنہ مرزائیت کے خلاف خدمات کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔۱۸۹۱ء سے ۱۹۱۲ء تک کے دور کی تاریخ پر مشتمل اس کتاب کی چار ہزار صفحات پر مشتمل ۸ جلدیں تیار ہوچکی ہیں۔ان میں سے ۶ جلدیں پاکستان وہندوستان میں طبع ہوکر شائع ہوچکی ہیں اور جلد ہفتم اور ہشتم زیر طبع ہیں۔مزید دو جلدیں تیار ہورہی ہیں۔یہ قاموسی انداز کا تاریخی نوعیت کا کام ہے جس میں تحریک ختم نبوت کے ابتدائی دور کے واقعات پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی اس ضمن میں انہوں نے مرزا قادیانی اور اس کے قریبی لوگوں کی کتابوں سے اس کے افکار ونظریات، عقائد باطلہ، ہفوات وکذبات اور اس کی پیش گوئیوں کو نقل کر کے اس کی سخت گرفت اور نکیر کی ہے۔زیر نظر دور میں ان موضوعات پر پیدا ہونے والے لٹریچر کے احیاء کی کوشش کی ہے۔اپنے موقف کی تائید میں سیکڑوں حوالے دیے ہیں اور اس کے علاوہ بعض جلدوں میں شخصیات کا عنوان دے کر اس دور کے مجاہدین ختم نبوت کی مساعی کا دل آویز تذکرہ کیا ہے۔اس کتاب میں علمائے اہل حدیث کی ردقادیانیت پر نادر تحریریں بھی شامل کردی گئی ہیں جو کہ مرور زمانہ کے سبب ناپید ہوتی دکھائی دیتی تھیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے خلاف جاری ہونے والے پہلے متفقہ فتویٰ تکفیر کو اس میں شامل کردیا گیا ہے اور اس فتویٰ کے مرتب کرنے والے مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم کے ماہنامہ اشاعۃ السنۃ کا ایک تہائی حصہ جو ردّ قادیانیت پر تھا، ایڈٹ کر کے تلخیص واختصار کے ساتھ اس کتاب میں شامل کردیا گیا ہے۔(چند سو صفحات کا مواد تاحال میسر نہیں ہوسکا۔اگر اللہ تعالیٰ کی عنایت کے نتیجے میں وہ مواد میسر آگیا تو اسے بھی کسی آئندہ جلد میں شامل کرنے کا ارادہ ہے)۔اسی طرح شحنہ ہند میرٹھ کے ضمیمہ سے ردقادیانیت پر قیمتی مواد، اور قاضی محمد سلیمان منصور پوری کی

تائید الاسلام اور غایۃ المرام، مولانا محمد اسماعیل علی گڑھی کی اعلاء الحق الصریح اور مولانا محمد بشیر سہسوانی کی الحق الصریح فی حیاۃ المسیح اور مولانا عبدالمجید دہلوی کی بیان للناس، مولانا عبداللہ شاہجہان پوری کی شفاء للناس، مولانا محمد جعفر تھانیسری کی تائید آسمانی، شیخ غلام حیدر کی عشرہ کاملہ، مولانا ثناء اللہ کی شاہ انگلستان اور مرزا، اور ان کی تفسیر ثنائی سے رد قادیانیت کے مضامین، مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی کی الخبر الصحیح، اور شہادۃ القرآن ملخصاً، اس کتاب میں شامل کردی گئی ہیں۔

شیخ الاسلام مولانا امرتسری رحمہ اللہ کے اخبار اہل حدیث سے بیسیوں واقعات اور حوالے جو مرزائیوں کے خلاف تھے اس کتاب میں دیے گئے ہیں۔ اس کتاب کو پڑھ کر قاری کو صحیح حقائق اور قادیانیت کے خلاف علماء اہلحدیث کی مساعی سے کامل آگاہی ملتی ہے اور یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ لائق مصنف نے تاریخی حقائق بیان کرنے میں مسلکی تعصب سے کام نہیں لیا بلکہ وسعت ظرفی سے کام لیتے ہوئے اس دور میں بعض دوسرے مسالک کے بزرگوں کی خدمات کو بھی بیان کیا ہے جن میں مولانا غلام دستگیر قصوری، مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا محمد لدھیانوی، مولانا عبدالعزیز لدھیانوی، مولانا محمود حسن دیوبندی، مولانا خلیل احمد سہارنپوری، مولانا کرم الدین بھیں، مفتی کفایت اللہ دہلوی، مولانا انور شاہ کشمیری، مولانا احمد رضا خان بریلوی، وغیرہ شامل ہیں۔

محترم ڈاکٹر صاحب نے اس کتاب میں فتنہ قادیانیت کی تردید، اس کی بیخ کنی کے آغاز کی تاریخ، مرزا قادیانی کی راہ میں حائل شخصیات کا تذکرہ سب سے پہلے مرزا قادیانی کے خلاف متفقہ فتویٰ تکفیر کی داستان اور تحریک ختم نبوت کے حقیقی اولین بانی اور قائدین کے حالات وواقعات بڑی تحقیق کے ساتھ ضبط کتابت میں لانے کی سعی کی ہے۔ اس اعتبار سے یہ کتاب تحریک ختم نبوت پر ایک مستند مدلل اور تاریخی دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے، اور اس کی کیفیت وکمیت کے لحاظ سے یہ کہنا قطعاً مبالغہ نہیں ہوگا کہ زیر نظر موضوع پر ایسی کتاب اس سے پہلے مرتب نہیں ہوئی۔ اور اس کتاب کی اشاعت سے تحریک ختم نبوت میں اہل حدیث کی خدمات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی ہیں۔

اس کتاب کی جلد اول اور جلد ششم کے حرفے چند کو مؤرخ اہل حدیث مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب نے لکھا ہے اور اس کتاب کی مختلف جلدوں پر مولانا اصغر علی سلفی ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند، مولانا ثناء اللہ سیالکوٹی امیر جمعیت اہل حدیث برطانیہ، پروفیسر ڈاکٹر عبدالرؤف ڈائریکٹر سیرت چیئر اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور، مولانا شیر خان جمیل احمد ناظم تعلیمات مرکزی جمعیت اہلحدیث برطانیہ، مولانا محمد داؤد ارشد کوٹلی ورکاں، کی تقاریظ ہیں۔ ہندوستان میں یہ کتاب مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند شائع کررہی ہے اور پاکستان میں کتابت وطباعت کے جملہ محاسن سے آراستہ کرکے مکتبہ قدوسیہ کے زیر اہتمام ڈاکٹر صاحب خود شائع کروارہے ہیں۔

☆......تاریخ اہلحدیث: ڈاکٹر بہاء الدین صاحب کی طرف سے اس کتاب کی ترتیب وتدوین جماعت کے لیے بڑی خوش آئند ہے۔ ایک عرصے سے تاریخ اہل حدیث پر جامع اور مستند کتاب کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی اس سلسلے میں مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند نے اس کام کی اہمیت وافادیت کی طرف سنجیدگی سے توجہ کی اور اس کام کے لیے مولانا اصغر علی سلفی نے چار پانچ سال پیشتر اپنے ایک دورہ برطانیہ کے دوران ڈاکٹر بہاء الدین صاحب سے ملاقات کرکے انہیں اس اہم ذمہ داری کی انجام دہی پر راضی کیا۔ ڈاکٹر صاحب تاریخ اہلحدیث جلد اول کے مقدمے میں تحریر فرماتے ہیں:

جناب اصغر علی امام مہدی اپنے تبلیغی تحریکی تنظیمی اسفار کے باعث جہاں گشت بن چکے ہیں چند ماہ قبل وہ برطانیہ تشریف لائے تو جناب شیر خان جمیل احمد عمری کی مدد سے اس فقیر بے نوا کو ڈھونڈ نکالا۔ جمعیت اہلحدیث ہند جیسی بڑی تنظیم کے ناظم اعلیٰ کا ہزاروں میل کا سفر کرکے میرے غریب خانے پر پہنچ جانا پیادہ کے گھر سالار کی تشریف آوری سے کم نہ تھا۔ میں اپنی خوبی قسمت پر ناز ہی کررہا تھا کہ انہوں نے یہ بتانا شروع کردیا کہ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کو قائم ہوئے ایک سو سال ہورہے ہیں لیکن ابھی تک تاریخ اہلحدیث مرتب نہیں ہوسکی اس لیے آپ اپنی دیگر مصروفیات مؤخر کرکے یہ قرض چکا دیجئے اور جمعیت اہلحدیث ہند کو اس کے حقوق دے کر اس کی اشاعت کا شرف دے دیجئے۔

یوں جناب اصغر علی امام مہدی سلفی کی تحریک وتشویق سے یہ مرحلہ طے ہوا۔ ڈاکٹر صاحب نے تاریخ اہلحدیث پر لکھنا شروع کیا تو ان کا اشہب قلم چوکڑیاں بھرنے لگا اس کتاب کی پہلی دو جلدیں تیرہ سو سے زائد صفحات کا احاطہ کئے ہوئے ہیں اور مکتبہ ترجمان دہلی سے شائع ہوچکی ہیں۔ تیسری جلد عنقریب پریس میں جانے والی ہے، اور چوتھی اور پانچویں جلدوں کی تیاری ان دنوں مختلف مراحل میں ہے۔

☆...... تاریخ اہلحدیث کی جلد اول تعارفی حیثیت رکھتی ہے۔ اس میں اہلحدیث کے عقائد، دین خالص کا تعارف، قرآن وحدیث کی اولیت اور اہمیت، سلفیت کا مفہوم، اور بعض سلفی اکابر کے حالات اجمال وتفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ اس میں قارئین گاہے گاہے باز خواں ایں قصہ پارینہ را کا لطف اٹھا سکتے ہیں اور وہ قارئین جو جماعت اہل حدیث سے متعارف ہونا چاہتے ہیں وہ اس کے مطالعہ سے اس کے بنیادی عقائد اور تاریخی خدمات سے واقف ہوسکتے ہیں۔ اس کتاب میں سلفیت سے متعلق ہر پہلو کا احاطہ کیا گیا ہے۔ توحید وسنت اور سلفی منہج پر اختصار کے ساتھ مستند اور جامع معلومات دی گئیں ہیں۔ عہد صحابہ رضی اللہ عنہم اور عہد تابعین رحمہم اللہ میں عمل بالحدیث پر گفتگو، اہلحدیث کی تعریف، اہلحدیث کے عقائد۔ مقام صحابہ، بدعت حسنہ، سواد اعظم، شرک کی اقسام، رفع الیدین، آمین بالجہر، فاتحہ خلف الامام، طلاق ثلاثہ، سینے پر ہاتھ باندھنا، اقسام حدیث وغیرہ اس کتاب کے اہم عنوانات ہیں اور شاہ فاخر کے رسالہ نجاتیہ، شاہ ولی اللہ کی حجۃ اللہ البالغہ سے چند ضروری مباحث، شاہ اسماعیل کی تقویۃ الایمان ملخصاً، اور تنویر العینین ملخصاً، مولانا ولایت علی صادقپوری کی عمل بالحدیث مکمل، مولانا محمد حسین بٹالوی کے اشاعۃ السنۃ سے بعض ضروری مباحث، مولانا ثناء اللہ امرتسری کی اہلحدیث کا مذہب مختصراً، مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی کی ہدایۃ المعتدی مکمل، مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی کی تاریخ اہلحدیث سے چند ضروری مباحث اس جلد میں شامل کردیئے گئے ہیں۔ بلاشبہ تاریخ اہلحدیث کی یہ جلد مرتب کرکے ڈاکٹر صاحب نے جماعت اہلحدیث پر احسان کیا ہے۔ اس جلد کے صفحات کی تعداد ۵۶۷ ہے۔

☆...... تاریخ اہلحدیث کی دوسری جلد ٦٥٦ صفحات کا احاطہ کئے ہوئے ہے اس کے شروع میں مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی ناظم اعلیٰ جمعیت اہلحدیث ہند، ڈاکٹر مقتدی حسن ازہری صدر جامعہ سلفیہ بنارس، شیخ عبدالمعید مدنی دہلی، مولانا ثناء اللہ سیالکوٹی امیر جمعیت اہلحدیث برطانیہ، ڈاکٹر عبدالعلی ازہری پروفیسر مسلم کالج لندن، مولانا شیر علی خان جمیل احمد عمری ناظم تعلیمات جمعیت اہلحدیث برطانیہ کے تاثرات ہیں۔ اس کے بعد تاریخ اہلحدیث کے بارے ڈاکٹر بہاء الدین کا نہایت پرمغز اور جامع پیش لفظ ہے جس میں تاریخ اہلحدیث کے مختلف پہلوؤں کو اشارتاً بیان کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اس جلد کو مختلف ابواب میں منقسم کرکے ان پر قرآنی آیات سے لطیفانہ استدلال کئے ہیں اس سے لائق مصنف کے اعلیٰ ذوق کی عکاسی ہوتی ہے۔ آغاز میں برصغیر میں اسلام کی آمد اور اس خطے میں آنے والے اہلحدیث حضرات کے متعلق تفصیل دی گئی ہے۔ ظلمات بعضہا فوق بعض، کے تحت اس خطے میں فقہی جمود، ارکان اسلام پر ہندی فقہاء کی مشق ستم، عائلی زندگی پر ہندی فقہاء کی نظر کرم، فقہاء ہند کی قرآن وسنت سے بے اعتنائی کو احاطہ تحریر میں لایا گیا ہے۔ مصابیح اللیل کا عنوان دے کر ایسے علماء ائمہ شیوخ کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ جنہوں نے ہند کے صنم کدہ ظلمت میں توحید وسنت کی ضیا پاشیاں کیں اور لوگوں کو صراط مستقیم دکھائی۔ **افنجعل المسلمین کالمجرمین مالکم کیف تحکمون ام لکم کتاب فیه تدرسون** کے تحت تکفیری مہم، باب تاویل اور احناف کی کتب احادیث میں تحریف کے مجرمانہ فعل کو بے نقاب کیا گیا ہے۔ جماعت اہلحدیث نے ہند میں اہلحدیث کی نشاۃ ثانیہ کے لیے ابتدائی دور میں احناف سے جو مباحثے کیے اس کی بھی اچھی خاصی تفصیل بیان کردی ہے اور بہت سے مباحثات کی تفصیل دے دی ہے اور اس پر انہوں نے ﴿**کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله**﴾ کا عنوان قائم کیا ہے۔ اس خطے میں جماعت اہلحدیث پر بہت سے جھوٹے مقدمات بنائے گیے اور انہیں مختلف طریقوں سے تنگ اور پریشان کرنے کی کوشش کی گئی۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر صاحب نے ۲۰ کے قریب معروف مقدمات

کا ذکر کیا ہے اور بعض مقدمات کے فیصلوں کا متن (اردو ترجمہ) بھی دے دیا ہے (اور بعض عدالتی فیصلوں کا انگریزی متن بھی نقل کر دیا ہے)۔ ان مباحث کے علاوہ اس جلد میں ڈاکٹر صاحب نے فقہی مذاہب، اس خطے میں فقہ حنفی کی ترویج کے اسباب، فقہی جمود اور تقلیدی غلو، اہلحدیث پر جبر وتشدد اور اخراج عن المساجد، اشتہار مسائل عشرہ اور ادلہ کاملہ، مباحثہ فرید کوٹ ۱۸۳۳ء سے متعلق غلط بیانی وغیرہ کے عنوانات پر حقائق، مستند حوالہ جات کی روشنی میں پیش کر دیے ہیں۔ یہ جلد اپنے مشمولات کے اعتبار سے بہت سی تاریخی معلومات کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے، اس کے مطالعہ سے تحریک اہلحدیث کا خوب صورت پہلو نکھر کر سامنے آتا ہے اور قاری کو معلوم ہوتا ہے کہ اس خطے میں توحید وسنت کے احیاء کے لیے جماعت اہلحدیث نے کس قدر جد وجہد کی اور کتنی قربانیاں پیش کی ہیں۔ اس کتاب کی ترتیب واشاعت پر ڈاکٹر صاحب اور ان کے رفقاء بجاطور پر مبارک باد کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کو صحت وسلامتی سے رکھے کہ وہ اس کتاب کی بقیہ جلدیں جلد از جلد حوالہ قرطاس کر سکیں۔ آمین

☆...... کشف الاسرار بجواب نعیم الابرار۔ یہ کتاب ڈاکٹر صاحب نے جامعہ سلفیہ فیصل آباد سے تعلق کے دوران مولانا محمد صدیق کرپالوی مرحوم (نائب امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان، شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ فیصل آباد) کی رہنمائی میں شیعہ کی ایک کتاب نعیم الابرار کے جواب میں مرتب کی تھی جو ۱۹۷۵ء میں شائع ہوئی۔

☆...... شاہ محمد اسماعیل شہید: حیات وافکار۔ یہ کتاب ڈاکٹر صاحب نے ڈیڑھ سال کی محنت شاقہ سے جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے صدر میاں فضل حق مرحوم (وفات ۱۲ جنوری ۱۹۹۶ء) کی خواہش پر مرتب کی۔ اس پر نظر ثانی مولانا حافظ محمد ابراہیم کمیر پوری مرحوم نے فرمائی۔ بعد ازاں اس کا مسودہ میاں فضل حق کی خدمت میں پیش کر دیا گیا۔ یہ کتاب طبع نہیں ہو سکی اور نہ ہی پتہ چلتا ہے کہ مسودہ کدھر گیا۔

☆...... تحریک اہلحدیث کی ایک نا قابل فراموش شخصیت: یہ کتابچہ ڈاکٹر صاحب کی اس تقریر پر مشتمل ہے جو انہوں نے مرکزی جمعیت اہلحدیث برطانیہ کے تربیتی اجتماع منعقدہ بریڈفورڈ میں فروری ۲۰۰۰ء میں مولانا محمد حسین بٹالوی کی شخصیت اور کارناموں کے تعارف میں کی تھی۔ اس رسالے کی اشاعت بعض جماعتی جرائد کے علاوہ رسالے کی شکل میں برطانیہ میں ادارہ ماہنامہ صراط مستقیم اور ہندوستان میں کلکتہ سے شائع ہوئی۔

☆...... اگر برصغیر میں وہابی نہ ہوتے: یہ رسالہ ڈیوزبری برطانیہ میں جمعیت اہلحدیث کے تربیتی اجتماع میں سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ کی حیات وخدمات پر کی جانی والی ڈاکٹر صاحب کی تقریر پر مشتمل جسے مکتبہ الفہیم مؤناتھ بھنجن یوپی نے رسالے کی شکل میں شائع کیا۔

☆...... برصغیر پاک وہند میں تعلیم وترویج حدیث۔ یہ رسالہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد کی طرف ۱۹۷۰ء کے عشرے میں شائع ہوا۔

شیخ محمد بن عبدالوہاب اور ان کی دعوت: یہ رسالہ بعض جماعتی جرائد میں شائع ہونے کے علاوہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد سے ۱۹۷۰ء کے عشرے میں کتابی صورت میں شائع ہوا۔

۱۹۷۰ء کے عشرے میں ابتدائی برسوں میں ڈاکٹر صاحب تین سال جامعہ سلفیہ سے منسلک رہے۔ آپ جامعہ میں بی اے کرنے کے خواہشمند طلباء کو انگریزی پڑھاتے تھے اس کے ساتھ آپ کو جامعہ سلفیہ کی لائبریری کا انچارج بھی بنا دیا گیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب کی کوشش اور توجہ دلانے پر میاں فضل حق مرحوم صدر جامعہ سلفیہ کمیٹی نے لائبریری کے لیے ماہانہ فنڈ منظور کیا۔ یوں لائبریری کے لیے تسلسل کے ساتھ نئی کتب خریدی جانے لگیں۔ اس خدمت کے علاوہ ڈاکٹر صاحب نے کوشش کر کے مرحوم علمائے کرام کے وارثوں سے ان کے کتب خانے جامعہ سلفیہ میں منتقل کرانے شروع کیے اور اس سلسلے میں جماعت اہلحدیث کے دو مشہور مناظرین مولانا ملک عبدالعزیز ملتانی رحمہ اللہ اور مولانا احمد دین گکھڑوی رحمہ اللہ کے کتب خانے ڈاکٹر صاحب نے خود ان کے ورثا سے حاصل کر کے جامعہ سلفیہ کی لائبریری میں شامل کیے۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر صاحب نے جامعہ سلفیہ میں نشر واشاعت اور طبع وتالیف کا ایک شعبہ بنوایا۔ اس کے تحت ہر ماہ باقاعدگی سے چھوٹے چھوٹے خوبصورت کتابچے شائع کیے جاتے تھے۔ اسی شعبہ کے تحت ڈاکٹر صاحب کے دو

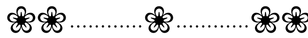
کتابچے شیخ محمد بن عبدالوہاب اور ان کی دعوت، اور برصغیر پاک وہند میں تعلیم وترویج حدیث شائع ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ مولانا غلام احمد حریری رحمہ اللہ اور مولانا محمد اسماعیل سلفی مرحوم رحمہ اللہ کے مقالات بھی شائع ہوئے۔

جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں قیام کے دوران ڈاکٹر صاحب کی تجویز پر یہ طے ہوا کہ تحقیقی کام کے خواہشمند طلباء اپنی تعلیم کے آخری سال کسی منتخب موضوع پر تحقیقی مقالہ لکھا کریں۔ اور پھر ڈاکٹر صاحب کی نگرانی اور موجودگی میں کئی مقالات لکھے گئے، اور ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے۔

ڈاکٹر بہاء الدین نہایت با اخلاق ملنسار اور نیک انسان ہیں۔ مسلک اہلحدیث سے محبت اور شیفتگی انہیں ورثہ میں ملی ہے۔ مولانا عبداللہ گورداسپوری نے اپنے اس لخت جگر کی تعلیم وتربیت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ ڈاکٹر صاحب علمائے سلف اور اکابرین جماعت سے بڑی محبت وعقیدت رکھتے ہیں۔ انہوں نے راقم الحروف کو بتایا ہے کہ جب علمائے کرام، والد صاحب کو ملنے ہمارے ہاں بورے والا تشریف لایا کرتے تھے تو مجھے ان کی گفتگو سننے اور ان کی خدمت کرنے کا شرف حاصل ہوتا تھا۔ ان علماء میں مولانا محمد اسماعیل سلفی گوجرانوالہ، مولانا عبدالستار امام جماعت غرباء اہلحدیث، حضرت صوفی محمد عبداللہ صاحب اوڈانوالہ شامل ہیں۔ بلاشبہ ڈاکٹر صاحب جماعت کا عظیم سرمایہ ہیں، انہوں نے تصنیف وتالیف سے جماعت کے لیے گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ اگست ۲۰۰۵ء میں جمعیت اہلحدیث ہند نے انہیں مؤرخ عصر کے خطاب سے نوازا۔

اور لال گوپال گنج الہ آباد (بھارت) میں جامعہ ابی ہریرۃ الاسلامیہ کی زیرنگرانی انعقاد پذیر ہونے والے سہ روزہ علمی سیمینار میں ۴۔ اگست ۲۰۰۸ء کو فریوائی اکادمی، پریوا نارائن پور الہ آباد نے انہیں ''فریوائی ایوارڈ'' برائے خدمت علوم اسلامیہ سے نوازا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کو صحت وسلامتی سے رکھے اور ان کا راہوار قلم جماعت کے لیے لؤلؤ ولالہ بکھیرتا رہے، آمین۔



الفرقان کالج (فاربوائز)

جون 2008ء سے دین ودنیا کی تعلیم کے حسین امتزاج کو کامیابی سے پیش کر رہا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

الفرقان کالج
AL-FURQAN COLLEGE
OKARA

چار سال میں ایف۔اے اور بی۔اے کے ساتھ ترجمہ، تفسیر، حدیث اور سیرت کی مکمل تعلیم

الفرقان کالج ایک نظر میں
☆ عربی زبان پڑھنے اور لکھنے کی صلاحیت پیدا کرنا
☆ انگریزی زبان پڑھنے، لکھنے اور بولنے کی تعلیم دینا
☆ Spoken English کورس کا خصوصی انتظام
☆ کردار سازی پر خصوصی توجہ ☆ ماسٹر ڈگری ہولڈر سٹاف
☆ فرسٹ ائیر میں زیادہ سے زیادہ داخلہ کے لیے پچیس نشستیں
☆ معیاری کھانے کے ساتھ ہاسٹل کی دستیابی

① میٹرک پاس اور میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء داخلہ کے اہل ہیں۔ ② داخلہ صرف فرسٹ ائیر میں ہوگا۔

داخلہ
10 اپریل تا 10 مئی

یاد رہے! تعلیمی بہتری کے لیے داخلہ میٹرک کے رزلٹ کے بعد ہونے کی بجائے 10 اپریل سے ہی شروع ہو جائے گا۔

ان شاء اللہ

پرنسپل
پروفیسر عبدالماجد
ایم اے (انگلش، اسلامیات) بی ایڈ

پراسپیکٹس اور مزید معلومات کے لیے 9 بجے صبح سے ظہر تک رابطہ کیجیے۔

مین سٹریٹ فیصل کالونی نمبر 1 فیصل آباد روڈ اوکاڑا 0322-6961108-7

فضائل مصطفیٰ ﷺ

فضل اکبر کاشمیری

رسول اللہ ﷺ کے فضائل بے شمار ہیں اور صحیح احادیث میں ان کا ذکر موجود ہے۔ہمیں چاہیے کہ ہم انہی فضائل پر اکتفا کریں جو صحیح احادیث سے ثابت ہیں اور دوسری جھوٹی، من گھڑت اور ضعیف روایات کو بیان کرنے اجتناب کریں۔ نبی کریم ﷺ کے فضائل میں سے کچھ فضائل یہاں بیان کیے جاتے ہیں۔

آپ کے فضائل قبل از نبوت:

آپ کے فضائل قرآن کی روشنی میں۔آپ کے فضائل تورات کے حوالہ سے۔آپ کے فضائل احادیث صحیحہ کے آئینہ میں۔اسی طرح وہ فضائل جو آپ ﷺ کے ساتھ مختص ہیں جو رسول کریم ﷺ کے مخصوص فضائل کہلاتی ہیں۔یعنی رسول اکرم ﷺ کے وہ فضائل جن میں دوسرا کوئی شخص آپ کا سہیم وشریک نہیں۔

جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قیامت کے دن میں اولاد آدم کا سردار بنوں گا اور سب سے پہلے قبر سے اٹھوں گا اور سب سے پہلے شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی۔'' [صحیح مسلم: کتاب الفضائل، باب تفضیل نبینا علی جمع الخلائق۔ مشکاۃ المصابیح، باب فضائل سید المرسلین]

سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے اولادِ اسماعیل میں سے کنانہ کو چنا اور کنانہ میں سے قریش کو چنا اور قریش میں سے ہاشم کو چنا اور بنی ہاشم میں سے مجھے چنا۔'' [صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فضل نسب النبی ﷺ]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قیامت کے روز سب سے زیادہ امتی میرے ہوں گے اور میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔'' [صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب فی قول النبی ﷺ انا اول الناس یشفع فی الجنۃ وانا ......]

معلوم ہوا کہ قیامت کے دن نبی ﷺ کے پیروکار سب سے زیادہ ہوں گے اور سب سے پہلے جس شخص کے لیے جنت کا دروازہ کھولا جائے گا وہ محمد ﷺ ہوں گے۔

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول الہ ﷺ نے فرمایا:

''میں قیامت کے روز اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور میں یہ بات کسی فخر کے بغیر کہہ رہا ہوں، میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور میں یہ بات کسی فخر کے بغیر (حقیقت کے طور پر) کہہ رہا ہوں اور آدم علیہ السلام سمیت تمام انبیاء میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور قیامت کے روز سب سے پہلے میری قبر کھلے گی۔میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں بلکہ حقیقت کے طور پر بیان کر رہا ہوں۔'' [رواہ الترمذی فی ابواب المناقب، باب ما جاء فی فضل النبی ﷺ: ۳/ ۲۸۵۹]

سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ہر نبی کے لیے ایک حوض ہے اور تمام انبیاء آپس میں ایک دوسرے پر فخر کریں گے کہ کس کے حوض پر پانی پینے والے زیادہ آتے ہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ میرے حوض پر آنے والے سب سے زیادہ ہوں گے۔'' [رواہ الترمذی فی ابواب

صفة القيامة، باب ما جاء في صفة الحوض: ۲/ ۱۹۸۸]

سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میرا خاتم النبیین ہونا اس وقت اللہ تعالیٰ کے ہاں طے ہوگیا تھا جب آدم علیہ السلام اپنی مٹی میں گندھے ہوئے تھے، میری ابتدا کی خبر یہ ہے کہ میں ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں، عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اور اپنی والدہ کے خواب کی تعبیر ہوں جو میری والدہ نے میری پیدائش کے وقت دیکھا تھا کہ ان کے جسم سے ایک نور نکلا ہے جس سے شام کے محلات روشن ہوگئے ہیں۔''

[مسند احمد، ج:٤، ص:١٢٧۔ صحيح ابن حبان، ج:٩، ص:١٠٦، رقم: ٦٣٧٠۔ المستدرك، ج:٢، ص: ٦٠٠ وقال الحاكم "هذا حديث صحيح الاسناد، واقره الذهبي۔ مشكوٰة المصابيح للالباني، الجزء الثالث، رقم الحديث: ٥٧٥٩]

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دعا سورۃ البقرۃ کی آیت (نمبر۱۲۹) میں ہے اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت کا ذکر سورۃ الصّف کی آیت (نمبر٦) میں ہے۔

سیدنا ابوہریرہ کہتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! آپ کو نبوت کب عطا ہوئی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اس وقت جب آدم، روح اور جسم کے مرحلہ میں تھا (آدم علیہ السلام کے جسم میں روح پھونکی جا چکی تھی، لیکن جسم متحرک نہیں تھا۔)

[الترمذی، الباب فی فضل النبی ﷺ]

سیدنا ابوذر کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کو کیسے پتا چلا کہ آپ نبی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تک مجھے آگاہ نہیں کیا گیا، تب تک مجھے اس بات کا علم نہیں تھا۔ میں بطحاء مکہ کی ایک جانب تھا کہ میرے پاس دو فرشتے آئے ان میں سے ایک نے کہا: کیا یہ وہی شخص ہے؟ (جس کے پاس جانے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے) تب ان میں سے ایک فرشتے نے کہا: ہاں اسے ایک آدمی کے ساتھ وزن کرو پس مجھے ایک آدمی کے ساتھ تولا گیا میں اس پر غالب آ گیا، فرشتے نے کہا: اسے دس آدمیوں کے ساتھ وزن کرو پھر انھوں نے مجھے دس آدمیوں کے ساتھ وزن کیا تب بھی میں غالب رہا، پھر اس نے کہا: اچھا، اسے ١٠٠ آدمیوں سے وزن کرو۔ چناں چہ مجھے سو آدمیوں کے ساتھ وزن کیا گیا اور میں غالب رہا، پھر فرشتے نے کہا: اسے ہزار آدمیوں کے ساتھ وزن کرو۔ چناں چہ میرا ہزار آدمیوں کے ساتھ وزن کیا گیا میں پھر بھی غالب رہا۔ تب ان دونوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: اگر اس کا ساری امت سے وزن کیا جائے تب بھی یہ غالب رہے گا۔

[مجمع الزوائد، الجزء الثامن، رقم الحدیث: ١٣٩٣١۔ تحقیق عبداللہ الدرویش]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: آپ ﷺ کا اخلاق عین قرآن کے مطابق تھا۔ [صحيح الجامع الصغير للالباني، الجز والرابع، رقم الحديث: ٤٦٩٧]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بے شک میں صالح اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہوں۔''

[مجمع الزوائد، كتاب البر والصلة، باب مكارم الاخلاق: ١٣٦٨٣/٨]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قیامت کے روز ہر نبی کے لیے نور کا ایک منبر ہوگا اور میں سب سے بلند اور سب سے زیادہ نورانی منبر پر بیٹھوں گا۔''

[رواه ابن حبان في ابواب تفسير القرآن، باب ومن سورة بني اسرائيل: ٢٠١٦/٣]

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''قیامت کے روز میں تمام انبیاء کا امام، ان کا نمائندہ اور ان کی سفارش کرنے والا ہوں گا یہ بات کسی فخر کے بغیر کہہ رہا ہوں۔''

[الترمذي، ابواب المناقب، باب ما جاء في فضل النبي ﷺ: ٣/ ٢٨٥٨]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے اگر آج موسیٰ علیہ السلام تشریف لے آئیں اور تم میرے بجائے ان کی اتباع شروع کر دو تو سیدھی راہ سے گمراہ ہو جاؤ گے اور اگر موسیٰ زندہ ہوتے اور میری نبوت کا زمانہ پاتے تو وہ بھی میری اتباع کرتے۔'' [رواہ الدارمی فی کتاب الفضائل، باب فضل الصحابة ثم الذین یلونھم ......]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام جب نازل ہوں گے تو (اس وقت کا) امام کہے گا: آیئے نماز پڑھیے۔ عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے: نہیں! تم خود ہی ایک دوسرے پر حاکم ہو۔ [مسلم، کتاب الایمان، باب وجوب الایمان برسالة نبینا محمد ﷺ الی جمیع الناس]

سیدنا کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے تورات میں لکھا ہوا پایا۔ محمد اللہ کے رسول ہوں گے، نہ تیز مزاج نہ ترش رو، بازاروں میں شور وشغب کرنے والے نہ برائی کا بدلہ برائی سے دینے والے بلکہ معاف کرنے والے اور درگزر کرنے والے ہوں گے۔ ان کی امت بہت زیادہ حمد وثنا کرنے والی ہوگی ہر جگہ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کریں گے۔ ہر اونچی جگہ پر (چڑھتے ہوئے) اللہ اکبر کہیں گے ان کے تہہ بند پنڈلیوں تک ہوں گے، اپنے اعضا کا وضو کریں گے، نماز اور قتال کے لیے ایک ہی طرح صف بنائیں گے ان کا موذن کھلی فضا میں اذان دے گا، آدھی رات کے وقت ان کے اذکار کی آواز شہد کی مکھیوں کی طرح آہستہ ہوگی، اس رسول کی جائے پیدائش مکہ ہوگی، جائے ہجرت طابہ یعنی مدینہ منورہ ہوگی اور اس کی حکومت کی سرحدیں شام تک پہنچیں گی۔

[شرح السنة للارنائو، الجزء الثالث عشر، رقم الحدیث: ٣٦٢٨]

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے تورات شریف میں رسول اللہ ﷺ کے ذکر خیر کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا: واللہ! رسول اللہ ﷺ کی بعض وہی صفات تورات میں مذکور ہیں جو قرآن مجید میں مذکور ہیں یعنی اے نبی ﷺ! ہم نے تجھے شاہد، مبشر، نذیر اور امیوں کو (جہنم سے) بچانے والا بنا کر بھیجا ہے، تو میرا بندہ اور رسول ہے، میں نے تیرا نام متوکل رکھا ہے، تیز مزاج نہ سخت رو۔ بازاروں میں شور وشغب بچانے والا نہ برائی کا بدلہ برائی سے دینے والا، بلکہ معاف کرنے والا اور درگزر کرنے والا۔ اللہ تعالیٰ اس وقت تک اس کی روح قبض نہیں فرمائے گا جب تک وہ گمراہ لوگوں کو سیدھی راہ پر نہ لے آئے اور لوگ کہنے لگیں: لا إلہ إلا اللہ۔ اس کلمہ کے ذریعہ سے وہ لوگوں کی بند آنکھیں کھول دے گا، بہرے کانوں تک آواز پہنچا دے گا اور دلوں پر چڑھے غلاف اتار دے گا۔

[رواہ البخاری فی کتاب البیوع، کراھیة السخب فی السوق]

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا:

''مجھے پانچ چیزیں عطا ہوئی ہیں جو مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام میں سے کسی کو نہیں دی گئی تھیں:

① ......ایک ماہ کی مسافت سے میرا رعب دشمن پر پڑ جاتا ہے۔

② ......میرے لیے تمام کرۂ ارض کو پاک اور مسجد بنا دیا گیا ہے۔ میری امت کے کسی فرد کو جہاں نماز کا وقت آ جائے نماز ادا کر لینی چاہیے۔

③ ......مالِ غنیمت کو میرے لیے حلال ٹھہرایا گیا، جب کہ کسی اور کے لیے حلال نہ تھا۔

④ ......مجھے شفاعت کا حق ادا کیا گیا۔

⑤ ......پہلے انبیاء کو کسی خاص قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور مجھے عام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا۔ [صحیح بخاری، کتاب التیمم، صحیح مسلم، کتاب المساجد]

درج بالا وہ فضائل ہیں جو آپ کے ساتھ مختص ہیں اور دیگر انبیاء میں نہیں پائے جاتے۔ پہلی خصوصیت کا مطلب یہ ہے کہ جب آپ جنگ کا ارادہ کرتے تو ایک ماہ پہلے اُس قوم پر خوف طاری ہو جاتا۔ کسی اور میں یہ خصوصیت نہیں پائی جاتی اور جو صحیح مسلم (کتاب الفتن واشراء الساعة) میں نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کے واقعہ میں مذکور ہے کہ ''جس کافر تک سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا سانس پہنچے گا وہ مرجائے گا اور آپ کا سانس وہاں تک پہنچے

گا جہاں تک آپ کی نظر پہنچے گی۔'' تو اگر یہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی صفت ہے تو اُن کے آسمان پر اٹھائے جانے سے پہلے بھی ان میں موجود ہوگی۔ اس لیے وہ اس کی نظیر نہیں بن سکتی۔ ورنہ نزول کے بعد تو سیدنا عیسیٰ امت محمدی کے ایک فرد ہوں گے اور آپ کی شریعت کے مطابق احکام صادر کیا کریں گے اور آپ کی طرف وحی نہیں کی جائے گی۔ واللہ اعلم (۱)

دوسری خصوصیت کا مطلب اُس حدیث سے واضح ہوتا ہے جس کو امام احمد نے مسند میں نقل کیا ہے کہ پہلی امتوں کے لوگ اپنے گھروں میں نماز نہیں پڑھ سکتے تھے بلکہ اپنے عبادت خانوں میں نماز ادا کرتے تھے اور تمام زمین کو پاک بنانے کا مطلب یہ ہے کہ مٹی کے ساتھ تیمّم کرنے کی اجازت پہلی امتوں کو نہیں تھی۔ آپ اور آپ کی امت کو اس کی اجازت دنیا میں سہولت اور آسانی پیدا کرنے کے لیے دی گئی ہے۔

تیسری خصوصیت مالِ غنیمت کو حلال قرار دینا ہے۔ اُمم سابقہ میں جب غنیمت حاصل ہوتی تو اُسے ایک طرف رکھ دیا جاتا، آسمان سے آگ آتی اور اُسے جلا دیتی۔

آپ کا یہ ارشاد کہ مجھے ''شفاعت ادا کی گئی ہے'' اس سے ''مقامِ محمود'' مراد ہے جس کو سب اگلے اور پچھلے رشک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں جانے کی سب لوگوں کو رغبت ہوگی تا کہ آپ ربّ تعالیٰ کے روبرو ان کی سفارش فرمائیں اور اللہ تعالیٰ ان کا فیصلہ کر کے ان کو مقامِ محشر سے فلاہی دلائے۔ یہ وہی شفاعت ہے جس سے انبیائے عظام انحراف فرمائیں گے اور یہ فضل وشرف صرف آپ کے حصہ میں آئے گا اور آپ سب انبیاء سے پہلے جنت میں تشریف لے جائیں گے۔

شفاعت عظمیٰ:

اور آسمان کے دربان کا رسولِ اکرم ﷺ کو یوں کہنا کہ ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ آپ سے پہلے کسی کے لیے دروازہ نہ کھولوں'' تو یہ ایسی خصوصیت ہے جو تمام انسانوں میں سے صرف آپ کے حصہ میں آئی۔

پھر آپ جنت میں داخل ہو کر اللہ کے حضور سفارش کریں گے۔ جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے۔ یہ پہلی شفاعت ہے جو آپ کے ساتھ مخصوص ہے۔ دوسرے انبیاء علیہم السلام اس موقع پر شفاعت نہیں کریں گے۔ پھر اس کے بعد کئی دفعہ شفاعت کی جائے گی اور اپنی امت کے اہل کبائر کو آتش جہنم سے چھڑائیں گے۔ مگر ان شفاعتوں میں دیگر انبیاء بھی آپ کے ساتھ شریک ہوں گے اور اپنی اپنی امت کے گنہگاروں کے حق میں سفارش کریں گے، بلکہ فرشتے اور اہل ایمان بھی سفارش کریں گے جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ اور ابوسعد کی احادیث صحیحہ میں آیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

''فرشتوں، انبیاء اور اہل ایمان سفارش کر چکے، صرف ارحم الراحمین کی شفاعت باقی رہی......۔'' الخ [صحیح مسلم، کتاب الایمان۔ صحیح بخاری، کتاب التوحید]

امام ابوبکر بن خزیمہ نے اپنی کتاب التوحید کے آخر میں ان شفاعتوں کا تفصیلی تذکرہ کیا ہے۔ اسی طرح ابوبکر بن ابی عاصم نے اپنی کتاب السنہ میں ان سفارشوں کا تذکرہ کیا ہے۔ طبرانی کی حدیث صور میں پوری بسط وتفصیل کے ساتھ اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ ابوموسیٰ المدینی الاصبہانی اور دیگر علماء نے ضخیم کتب تصنیف کیں۔ الولید بن مسلم نے اس کے بارے میں ایک مجلد تصنیف کی۔ امام ابن کثیر نے اس کی اسانید کو ایک کتاب میں یکجا کر دیا ہے۔ جہاں تک اصحابِ صحاح ستہ مثلاً بخاری ومسلم ودیگر کتب کا تعلق ہے ان کی بعض احادیث میں اختصار پایا جاتا ہے۔ غور وفکر کرنے والے پر یہ بات عیاں ہوتی ہے۔ واللہ اعلم

بخاری سے صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب من سال الناس تکثراً میں بطریق یحییٰ بن بکیر از لیث۔ از عبید اللہ بن ابی جعفر، از حمزہ بن عبداللہ بن عمر، مروی ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص ہمیشہ لوگوں سے سوال کرتا رہتا ہے۔ جب قیامت کا دن آئے گا تو اس کے چہرہ پر ذرا بھی گوشت

(۱)......مسند احمد، ج:۲، ص:۲۲۲ میں بطریق قتیبہ بن سعید از بکر بن مضر از ابن الہاد از عمر بن شعیب از والد خود از جد خود مروی ہے۔ احمد محمد شاکر اس کے متعلق کہتے ہیں کہ اس کی اسناد صحیح ہے۔ الہیثمی نے مجمع الزوائد، ج:۱، ص:۳۶۷ میں اس حدیث کو قدرے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس کو امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔ [مسند احمد بشرح احمد شاکر، ج:۱۲، حدیث نمبر: ۷۰۶۷]

نہ ہوگا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا:

روزِ قیامت قریب آئے گا۔ یہاں تک کہ پسینہ کانوں کے نصف تک پہنچ جائے گا۔ اسی اثنا میں لوگ پہلے سیدنا آدم علیہ السلام، پھر سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور پھر محمد ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر فریاد کریں گے۔

عبداللہ بن یوسف نے بطریق لیث از ابوجعفر یہ اضافہ کیا ہے کہ رسولِ کریم ﷺ سفارش فرمائیں گے کہ لوگوں کے اعمال کا فیصلہ کر دیا جائے۔ آپ آگے چل کر دروازہ کا حلقہ پکڑ لیں گے۔ اُس روز اللہ آپ کو ''مقامِ محمود'' پر پہنچا دے گا۔ جمع شدہ تمام لوگ آپ کی تعریف کریں گے۔ یہ شفاعت عظمیٰ ہے جو دیگر رسولوں میں سے آپ کا امتیاز ہے۔

پہلے لوگ انبیاء کے پاس جا کر شفاعت کے لیے کہیں گے۔ مگر وہ کہیں گے کہ میں اس لائق نہیں ہوں، فلاں کی طرف جاؤ۔ لوگ ایک رسول سے دوسرے رسول کے پاس جانے کا مشغلہ جاری رکھیں گے۔ یہاں تک کہ جناب محمد ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ آپ ﷺ فرمائیں گے کہ میں اس لائق ہوں۔ چناں چہ آپ اہل موقف کے پاس جا کر اللہ تعالیٰ کے حضور سفارش کریں گے کہ وہ لوگوں کا فیصلہ کر دے اور اُن کو ایک دوسرے سے مخلصی دلائے۔ اس کے بعد رسولِ کریم ﷺ چار دفعہ اور سفارش فرمائیں گے۔ اُن میں سے ایک لوگوں کو دوزخ سے نکالنے کے بارے میں ہوگی۔ [جاری ہے]

توحید باری تعالیٰ کے بارے میں (3) تقریری و تحریری مقابلہ

عقیدہ توحید اعتقاد اور صرف آخرت کا مسئلہ نہیں بلکہ اس کے انسانی زندگی پر گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ توحید نظامِ کائنات کی بقا کی ضامن اور شرک کائنات کے بگاڑ کا سبب ہے۔ توحید ہی دین کی ابتداء اور انتہا ہے باقی ارکان اس کے تقاضے ہیں۔ اس لیے تمام انبیاء اپنی دعوت کی ابتداء عقیدہ توحید سے کیا کرتے تھے۔ یہ جز وقتی دعوت نہیں بلکہ ہمہ وقت اور ہمہ گیر تحریک ہے۔ یہی پاکستان کی بنیاد ہے۔ وطن عزیز میں مساجد سے باہر پہلی دفعہ اس تحریک کا آغاز ہوا۔ آپ سے استدعا ہے کہ آپ اپنی اپنی جماعتوں میں رہ کر اخلاقی، تبلیغی تعاون فرمائیں۔ توحید کا شعور اور شرک کے خلاف رائے عامہ بیدار کرنے کے لیے تقریری، تحریری مقابلے اور مذاکرے شروع ہیں۔ اس سے پہلے صوبہ سرحد، راولپنڈی ڈویژن کے مقابلے ہو چکے ہیں۔

زیر صدارت حافظ عبدالغفار روپڑی صاحب مہتمم جامعہ القدس چوک دالگراں

مقام: جامعہ القدس چوک دالگراں لاہور   بتاریخ: 26 اپریل   بروز اتوار 10 بجے دن

جج صاحبان: حافظ عبدالوہاب روپڑی فاضل مدینہ یونیورسٹی، حافظ ذوالفقار علی شیخ الحدیث ابوہریرہ شریعہ کالج، حافظ محمد طیب شیخ الحدیث جامعہ محمدیہ شاہدرہ۔

مہمان خصوصی: شیخ الحدیث مولانا عبیداللہ عفیف، شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ، شیخ الحدیث مولانا عبدالرشید خطاب حافظ صلاح الدین یوسف، مولانا عبدالجبار سلفی ریسرچ سکالر دارالسلام۔ کنوینر تحریک سوالات کے جواب دینے کے ساتھ تحریک کا مقصد بھی بیان کریں گے۔

عنوانات: ① اللہ تعالیٰ کی صفتِ الٰہ کی جامعیت اور اس کے تقاضے۔ (قرآن مجید میں لفظ الٰہ اللہ تعالیٰ کی کس کس صفت کے لیے استعمال ہوا ہے) ② توحید کے انفرادی اور اجتماعی زندگی پر اثرات۔ ③ توحید کی اہمیت و فرضیت۔ (ہندو، سکھ، عیسائیت اور بدھ مت کی نظر میں) ④ شرک کے اخلاقی، معاشرتی اور معاشی نقصانات۔ ⑤ دورِ نبوت میں اہل مکہ، یہودی اور عیسائی شرک کی کون کون سی اقسام میں مبتلا تھے۔ ہر مقرر کو آٹھ منٹ وقت دیا جائے گا۔

تقریری مقابلہ میں حصہ لینے کے مجاز: ① صرف لاہور ڈویژن کے مدارس۔ ② شرکت کرنے والے طلبہ ایک ہفتہ پہلے تحریراً مطلع فرمائیں۔ یاد رہے تمام مسالک کے طلبہ شرکت کر سکتے ہیں۔

تحریری مقابلہ اور اس کی تاریخ: اس میں علاقہ کی کوئی قید نہ ہے۔ مندرجہ بالا مقالہ جات میں سے کسی عنوان پر مقالہ فل سائز کاغذ ۳۰ صفحات پر خوشخط مکمل حوالہ جات کیساتھ 15 مئی تک ہیڈ آفس جامعہ ابوہریرہ پہنچنا چاہیے۔ انعامات تقریری مقابلہ کے مطابق ہونگے۔

دیگر مقابلے اور مذاکرے: ساہیوال: 30 اپریل۔ ملتان: مئی۔ بلتستان: جون۔ فیصل آباد: جولائی۔ کراچی: اگست۔ تفصیلات پروگرام کے مطابق دی جائیں گی

2000 روپے کی کتب اور نقد انعامات۔ اوّل انعام: 1500، دوم: 1200، سوم: 900۔

رابطہ: قاری عبدالحسین اصغر مدیر دارالعلوم سلف کالج تاج پورہ لاہور 042.7287261

داعی: میاں محمد جمیل، کنوینر تحریک دعوت توحید پاکستان ہیڈ آفس: جامعہ ابوہریرہ کریم بلاک اقبال ٹاؤن لاہور 0333-4566379,42-5417233

17 تا 23 اپریل 2009ء......(567)......20 ربیع الثانی 1430ھ ۲۷

شاہراہِ مستقیم کا سفر

محمد سلیم چینوٹی

حصولِ پاکستان کی تحریک جس انداز اور جن حالات میں چلی تھی، اس وقت جن قربانیوں اور آزمائشوں سے ہمارے بزرگوں، عورتوں، بچوں کو گزرنا پڑا تھا۔ وہ تاریخ کے صفحات میں اندوہ گیں الفاظ میں کندہ ہو چکے ہیں۔

ہمارے بزرگوں اور بڑوں کے ذہن میں جو اس خطہ پاک کے حصول کے وقت نقشہ موجود تھا وہ بڑا ہی شفاف، انصاف وعدل والا، امن اور محبت وآشتی والا تھا۔ جوں جوں وقت گزرتا گیا پاکستان اپنی منازل زیست طے کرتا رہا۔

اقتدار کی کھینچا تانی اور اس پر مرمٹنے والے کیا سوچ کر اسے حاصل کرتے آئے ہیں کہ بے چارے عوام کالانعام ان کے دیے گئے چکروں میں آکر ان کے گرد جمگھٹا بنا لیتے ہیں۔ پھر یہی اقتدار کی مسند پر بیٹھنے والے عوام کا خون، آٹا، بجلی، گیس، اشیائے ضرور یہ کے نرخ بڑھا کر، معیشت کو عوام پر تنگ کر کے ان کا جینا حرام کرتے چلے جاتے ہیں۔

عوام کے ووٹوں سے عوام پر یہ حکم ران بنتے آئے، پھر عوام کو انھوں نے یوں تنگ کیا تو پھر کوئی دوسرا حکم ران بن بیٹھا اور پھر اس نے اپنے ''طریقۂ واردات'' کو استعمال کرنا شروع کر دیا۔ عوام تو پہلے ہی تنگ ہوتے ہیں کہ وہ نئے آنے والے کے دیے گئے خوابوں کی تعبیر حاصل کرنے کے لیے اور اس کے دیے گئے سلوگنوں اور نعروں میں آکر ووٹ اس کی جھولی میں ڈال دیتے ہیں۔ مگر وہ نیا آنے والا پھر عوام ہی پر اپنا شکنجہ کسنا شروع کر دیتا ہے۔ عوام بے چارے پھر بلکنا شروع کر دیتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ بے روزگاریوں اور معیشت کے ہاتھوں تنگ آکر خودکشیوں میں اضافہ ہونے لگتا ہے، کم جہیز دینے والوں کی بارات واپس چلی جاتی ہے، ڈاکے، قتل، اندھے کنویں میں گرانے کے واقعات سب اسی بیروزگاری کی تو وجوہات ہوتی ہیں۔

ہمارا معاشرہ اور ماحول عجیب عجیب قسم کی معاشرتی گراوٹوں، تنگ نظریوں اور آلودگیوں سے اٹا ہوا نظر آ رہا ہے۔ کہیں بوگس چیک دیے جانے کے معاملے ہیں، کہیں جائیدادوں پر ناجائز قبضے ہو رہے ہیں۔ کہیں بیٹے باپ کو اس جائیداد کی خاطر قتل کر رہے ہیں، کہیں اخلاقیات کی دھجیاں بکھیری جا رہی ہیں۔ کہیں فرقہ واریت کا عفریت نظر آتا ہے، کہیں جان ومال کا خطرہ ہے تو کہیں بم دھماکے اور بے گناہ شہریوں پر زندگی کا ہالہ تنگ کرنے کے واقعات رونما ہوتے نظر آ رہے ہیں۔ یہ سب کیا ہے؟

⊙......کیا ہمارے ان گھمبیر مسائل سے کوئی نجات دہندہ آکر ہمیں چھٹکارا دلا سکتا ہے؟

⊙......کیا کوئی حکم ران یا نجات دہندہ اس معاشرتی گھٹن، بے راہ روی بے لگام مہنگائی اور بڑھتی ہوئی لوٹ مار کو ختم کرنے کے لیے عوام کے دکھی دل کو سہارا دینے کے لیے اپنے باتدبیر حکم سے حالات کا رخ تبدیل کرنے کی جسارت کر سکتا ہے؟

⊙......کیا آئے روز بموں وخودکش حملوں کی لٹکتی تلوار کو میان میں ڈالنے کی ان حکم رانوں میں جرأت وجسارت ہو سکتی ہے؟

محض اقتدار کا حصول ہی حکم رانوں کی ترجیح نہیں ہونی چاہیے بلکہ اس اقتدار کے کچھ مقاصد بھی ہونے چاہئیں کہ جن ووٹوں سے اور عوامی حمایت سے یہ منتخب ہو کر اقتدار کے سنگھاسن پر متمکن ہوتے ہیں۔ کیا وہ

عوام کے فائدے کے لیے کچھ کام بھی کر سکتے ہیں یا صرف اقتدار ہی کے بندے بن کر انہوں نے رہنا ہے؟

یہ سب سوالات ہر شہری اور پاکستان کے ہر باسی کی سوچوں کا محور ہے۔ اور یہ ہر شہری سوچنے کا حق رکھتا ہے کہ آخر امن وآشتی، معاشی خوشحالی، بے روزگاری کا خاتمہ، ذہنی وجسمانی صحت ہر شہری کی بنیادی ضرورتوں میں شامل ہیں۔

یہاں آئے روز نت نئے مسائل سر ابھار رہے ہیں۔ کبھی آٹا ختم ہو رہا ہے، کبھی چینی کے نرخ بڑھائے جا رہے ہیں، کبھی لوڈشیڈنگ کر کے بجلی غائب کر دی جاتی ہے، کبھی سونے کے نرخ کو آگ لگا کر ''امراء'' تک کو پریشان کر دیا جاتا ہے۔

ملی وحدت اور اتحاد واتفاق ایک فلاح یافتہ قوم کا قیمتی اثاثہ ہوتا ہے۔ کوئی بھی قوم اس وقت تک مضبوط وتوانا نہیں ہو سکتی، جب تک اس کے اندر اتحاد واتفاق نہ ہو، ہمارا حال بھی یہی ہے کہ ہم ایک متحد ومتفق قوم نہیں ہیں، ہمارے اندر وہ قوت وطاقت نہیں رہی کہ ہم ایک دوسرے کو برداشت کر سکیں، ہم اغیار یعنی کفار کے ساتھ مل کر اپنوں پر بجائے نرم ہونے کے سخت ہو رہے ہیں ائمہ کفر کی دی گئی سکیموں کو پروان چڑھا کر گذشتہ طویل عرصے سے مسلط کی گئی دہشت گردی کی نام نہاد جنگ کے ذریعے اپنی بہو بیٹیوں کو یتیم وبے آسرا کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ سینکڑوں قبیلوں کو بے یارو مددگار اور ہزاروں بچوں کو اس جنگ نے یتیم کر دیا ہے۔

قبائل سے قبائل کی دشمنیاں پیدا کر دی گئی ہیں، ڈالروں کی اندھا دھند امداد کے چکروں نے ہمارے حکمرانوں کے دماغوں کو تقریباً اچک لیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اللہ کریم جو خالق کائنات ہے، ساری دنیا کا واحد پالن ہار ہے اور جس نے پیدا کرنے کے بعد اپنے بندے کے لیے روٹی روزی کا بندوبست خود فرمایا ہے ہم اس اللہ کریم کو تقریباً بھول چکے ہیں۔ بندوں سے امیدیں باندھ کر ''کافری'' میں ہم خود اضافہ کر رہے ہیں۔ حالاں کہ رب کریم کی ذات اعلیٰ صفات ہی بندہ پرور ہے، اللہ کی صفات میں نہ کوئی شریک ہو سکتا ہے اور نہ کوئی اس رب کی صفات میں کمی وبیشی کر سکتا ہے۔

ہمیں اغیار کا آلہ کار بننے کے بجائے اپنے آپ پر اور اپنے پالنے والے رب پر بھروسہ وانحصار کرتے ہوئے، اللہ کریم کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ اپنے وطن کی مٹی میں محنت کرنی چاہیے۔ پیداواری صلاحیت میں اضافہ کر کے فصلیں اگانی چاہئیں۔ نئے نئے روزگار کے مواقع پیدا کر کے نوجوانوں کو محنت ومزدوریاں دینی چاہئیں۔ تاکہ ہر کوئی اپنے اپنے پاؤں پر کھڑا ہو کر وطن وقوم کا وفادار رہے اور اس قوم کو تنگ کرنے کے بجائے بدامنی پیدا کرنے کے لیے دھماکوں اور وارداتوں میں ملوث ہونے کے بجائے ملک وقوم کا خادم بنے، اس طرح حکمران بھی مطمئن ہوں گے اور رعایا بھی خوشحال خوش خصال ہو جائے گی۔ سب سے بڑھ کر قیام پاکستان کے مقاصد بھی حاصل ہو جائیں گے جس کے لیے ہمارے اسلاف نے قربانیاں دی تھیں اور سنہرے خوابوں کو پایہ تکمیل تک پہنچا کر خطہ پاکستان حاصل کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حالوں پر اور ہمارے خیالات پر اپنے کرم وفضل کی چادر پھیلائے اور پاکستان کو شاہراہ مستقیم کے راستے پر گامزن فرما کر ذہنی آسودگی عطا فرمائے، آمین۔



دعائے صحت

محترم سراج الاسلام صاحب (بی۔ اے) ٹو پرنسپل گورنمنٹ اسلامیہ کالج سول لائنز۔ لاہور

محترم بشیر اعجاز صاحب (ر) برسر۔ لاہور

محترم محمد اسلم (ر) سپرنٹنڈنٹ۔ لاہور

محترم شیر خاں (ر) اسٹنٹ لیکچرر۔ لاہور

محترم اختر علی (ر) اکاؤنٹنٹ۔ لاہور

محترم خلیل حسین (ر) لائبریری۔ لاہور

محترم محمد یعقوب (ر) اسٹنٹ لیکچرر۔ لاہور

ماضی مستعد لوگ افسوس صحت کے لیے دعاؤں کے محتاج ہیں۔

اللهم اشفهم بشفآءك . آمين

[محمد ابراہیم خلیل منصور پوری]

تبصرۂ کتب

تبصرے کے لیے کتاب کے دو نسخوں کا آنا ضروری ہے

اربعین نووی رحمہ اللہ

[امام کی اپنی تشریح کے ساتھ اردو میں پہلی بار]

ترجمہ وافادات: ارشاد الرحمٰن
ضخامت: 400 صفحات
پیپر بیک: 350 روپے
مجلد: 400 روپے
ناشر: دارالتذکیر، رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور
فون: 7231119
تبصرہ نگار: حافظ محمد ارشد

امام یحیٰ بن شرف النووی (۶۳۱ ـ ۶۷۶ھ/ ۱۲۳۳ء ...... ۱۲۷۷ء) نے احادیث کے انتخابات وترتیب اور تشریح متون کے حوالے سے جو کام کیا، اسے پورے عالم اسلام میں پذیرائی حاصل ہوئی۔ان کی ’’ریاض الصالحین من کلام سید المرسلین‘‘ اور ’’اربعین‘‘ سے صرف علمی ہی دنیا نہیں عامۃ الناس بھی استفادہ کر رہے ہیں۔صحیح مسلم کی شرح ’’المنہاج‘‘ کے علاوہ متعدد تصانیف ان سے یادگار ہیں۔

چالیس احادیث کے حفظ کرنے کی فضیلت کے حوالے سے مروی حدیث گرچہ سند کے اعتبار سے ضعیف ہے تاہم اسی حدیث کی بنیاد پر امام نووی سے پہلے اور بعد میں بھی بیسیوں اہل علم نے چالیس چالیس احادیث کے متعدد مجموعے مرتب کیے، مگر جو قبول عام اور شہرت امام نووی کے مجموعے کو حاصل ہوئی وہ کسی اور مؤلف ومرتب کے حصے میں نہیں آئی۔انہوں نے اس مجموعے میں ایسی احادیث جمع کی ہیں جو دین میں بے انتہا اہمیت کی حامل ہیں۔ان میں ہر حدیث دین کا ایک ستون ہے، اور ان احادیث کا بڑا حصہ ’’صحیح بخاری‘‘ اور ’’صحیح مسلم‘‘ میں موجود ہے۔

’’اربعین نووی‘‘ کی مقبولیت کے باعث مختلف زبانوں میں اس کی متعدد شرحیں لکھی گئی ہیں۔ایک شرح خود امام نووی کی جانب بھی منسوب ہے۔جناب ارشاد الرحمٰن نے اسی شرح کو اردو میں منتقل کیا ہے، جہاں شرح بہت مجمل تھی، اس کے اجمال کو تفصیل سے بدل دیا گیا ہے، تاہم اس تفصیل (یا اضافات) کو امام نووی کی شرح کے ترجمے سے الگ کرنے کے لیے اس سے پہلے اور آخر میں تیروں کے نشانات لگا دیے گئے ہیں۔

اربعین نووی اور اس کی شرح کا انداز یہ ہے کہ پہلے حدیث کا متن یک جا نقل کیا گیا ہے، پھر متن حدیث کو جملوں میں تقسیم کر کے آمنے سامنے متن اور اردو ترجمہ دیا گیا ہے، اس کے بعد ’’تفہیم الفاظ‘‘ کا عنوان دے کر حدیث میں آمدہ مفرد الفاظ یا مرکبات کا ترجمہ اور تشریح پیش کی گئی ہے۔اس کام میں جناب مترجم نے بہت محنت اور عرق ریزی کی ہے۔تفہیم الفاظ کے بعد ’’شرح الحدیث‘‘ درج کی گئی ہے اور آخر میں ’’فقہ الحدیث‘‘ کا عنوان دے کر مسائل اور علمی نکات بیان کیے گئے ہیں۔

کتاب کے شروع میں فن حدیث کی ان اصطلاحات کی تعریفات بھی درج کر دی گئی ہیں جن کا تعلق اس کتاب کی احادیث سے تھا۔امام نووی کا ایک جامع تعارف بھی شامل کتاب ہے۔

پیش نظر مجموعہ اس اعتبار سے ایک امتیازی حیثیت رکھتا ہے کہ اس کے مترجم نے خود امام نووی سے منسوب شرح کا ترجمہ کیا اور ہر حدیث کے موضوع سے متعلق دوسری احادیث، انبیاء، علماء، صلحا اور بزرگان

امت کے اقوال، نصائح اور اہم نکات بھی یکجا کر دیے ہیں۔ مزید برآں مرتب نے وطن عزیز کے موجودہ حالات ومسائل کے تناظر میں اپنی جانب سے موضوع کی مناسبت سے ضروری تبصرے بھی شامل کر دیے ہیں۔

کتاب کے ٹائٹل اور صفحہ اول پر ''امام کی اپنی تشریح کے ساتھ اردو میں پہلی بار'' کے الفاظ درج کیے گئے ہیں، اور بلاشبہ ''اربعین'' کی اردو شرح میں یہ اس کا امتیاز ہے۔ قرآن وحدیث کے مدرسین کے علاوہ عام آدمی بھی اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے مؤلف کے ساتھ اس کے مترجم جناب ارشاد الرحمٰن کے لیے ذخیرہ آخرت بنائے (آمین) اس کے ناشر بھی مبارک باد کے مستحق ہیں جنہوں نے کتاب عمدہ کاغذ اور دیدہ زیب کتابت کے ساتھ 20×30 کے سائز پر اعلیٰ معیار کے ساتھ پیش کی ہے۔

برہان الحدیث

تالیف: جناب عبدالرشید عراقی

صفحات: 80

قیمت: درج نہیں

ناشر: محدث روپڑیؒ، اکیڈمی، جامع القدس اہلحدیث چوک دالگراں لاہور

تبصرہ نگار: محمد سلیم چینوٹی

قرآن کریم اللہ کریم کی سچی اور راہ مستقیم دکھانے والی کتاب مبین ہے۔ حدیث نبوی ﷺ قرآن کریم کی تشریح اور اس کا بیان ہے۔ جس طرح مسلمانوں کے لیے قرآن کریم عزیز ومحترم ہے، اسی طرح حدیث رسول ﷺ بھی ضروری وبہترین ہے۔ قرآن کریم کا انکار جس طرح کفر ہے، اسی طرح حدیث رسول ﷺ کا انکار بھی کفر ہے۔ اسلام کے دو ہی سرچشمے ہیں اور وہ ہیں ''القرآن'' اور ''الحدیث''

زیر تبصرہ کتاب نبی کریم ﷺ کی زبان صدق لسان سے جاری الفاظ ''احادیث'' کی عظمت، حجیت، اہمیت، کتابت، تدوین، حیثیت ودفاع جیسے عناوین پر مشتمل ہے۔ مؤلف کتاب ہذا جناب عبدالرشید عراقی صاحب ایک وسیع المطالعہ، زودنویس اہل قلم ہیں۔ اس چھوٹی سی مختصر تالیف میں انہوں نے بڑی کام کی باتیں درج کر کے حدیث رسول اللہ ﷺ کے دفاع میں خاطر خواہ اضافہ کر کے اپنا حصہ ڈالا ہے۔

کتاب کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے کہ اس پر حضرت مولانا محمد علی جانباز رحمہ اللہ کی ایک وقیع علمی تقریظ لکھی گئی ہے۔ اس کے علاوہ محترم حافظ عبدالستار حامد صاحب نے کتاب کا تعارف کروایا ہے اور مولانا محمد یحییٰ گوندلوی مرحوم کا جاندار مقدمہ حیطۂ تحریر میں لایا گیا ہے۔ کتاب کا انتساب حضرت مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی رحمہ اللہ کی طرف کیا گیا ہے جن کی ساری زندگی مسلک اہلحدیث کی تبلیغ وخدمت کرتے ہوئے گزری۔

محترم حافظ عبدالوہاب روپڑی صاحب حفظہ اللہ مبارک باد کے مستحق ہیں کہ ان کی نگرانی وسرپرستی میں محدث روپڑی اکیڈمی خدمت اسلام میں پیش پیش ہے اور عمدہ ونفیس کتب شائع کر کے عوام الناس وعلمائے کرام کے لیے آسانیاں پیدا کر رہے ہیں کہ ان کے مطالعے کے لیے مفید کتب میسر ہو جاتی ہیں۔ اللہ کریم ان کی مساعی کو قبول فرمائے، آمین۔

اسلام کے مجرم کون

مؤلف: محمد حسین میمن (کراچی)

نظر ثانی: ڈاکٹر ابوجابر عبداللہ دامانوی، محمد یوسف

ضخامت: 164 صفحات

قیمت: درج نہیں

ناشر: ادارہ تحفظ حدیث فاؤنڈیشن کراچی فون 0214242140

تبصرہ نگار: محمد سلیم چینوٹی

اسلام کے دو ماخذ ہیں۔ القرآن اور الحدیث، فہم قرآن اور فہم حدیث کے لیے ضروری ہے کہ اسے کسی مستند استاذ اور ثقہ شخص سے پڑھا یا سیکھا جائے، جو لوگ بلاسوچے وسمجھے اور بعض مفکرین یا جھوٹے داعیین اسلام کے لیکچرز اور کتابیں پڑھ وسن کر ان کے افکار سے متاثر ہو جاتے

ہیں۔ وہ بعد میں خود دوسرے افراد کو گمراہ کرنے بیٹھ جاتے ہیں۔ ضروری نہیں کہ ایک بہت پڑھا لکھا اور مطالعہ گہرائی سے کرنے والا فرد گمراہ نہیں ہوسکتا بلکہ ایسے گمراہوں کی ہمارے معاشرے میں کوئی کمی نہیں ہے الا ماشاءاللہ، ہمارے اردگرد بڑے بڑے قابل اور صحیح العقیدہ اور محبّ قرآن وسنت بھی موجود ہیں اور اسلام پر، اہل اسلام پر، رسول رحمت ﷺ پر یا اصحاب رسول رضوان اللہ علیہم اجمعین پر جب بھی کوئی تنقید کرتا ہے یا کوئی کتاب لکھتا ہے تو اہل حق اس تنقید کا فوراً جواب دیتے ہیں۔

زیر تبصرہ کتاب ایسی ہی ایک کوشش ہے۔ روزنامہ نوائے وقت کے ایک کالم نگار جناب ڈاکٹر شبیر احمد (فلوریڈا) سنڈے میگزین میں لکھتے رہے ہیں۔ ان کی کتاب ''اسلام کے مجرم'' شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب کو جناب محمد حسین میمن صاحب نے پڑھا، انہیں اس میں حدیث رسول ﷺ پر تنقید کا پہلو نمایاں نظر آیا۔ یہ تنقید ایک ایسی چیز ہے کہ فہم حدیث رکھنے والا آدمی فوراً چونک پڑتا ہے اور وہ یہ برداشت نہیں کرتا کہ اس تنقید کا جواب نہ دیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ جناب محمد حسین میمن نے ڈاکٹر موصوف کی کتاب پر نقد کیا ہے اور احادیث رسول ﷺ کا خوب دفاع بھی کیا ہے۔

آج اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ پر جتنے شدومد سے اغیار حملے کررہے ہیں، افسوس کہ ان کے آلہ کار ہمارے ہی درمیان موجود افراد بن رہے ہیں۔ پھر یہ آلہ کار حضرات جس ڈھٹائی سے آگے آتے ہیں ان کے آگے بند باندھنے والے بھی اللہ کریم پیدا فرمادیتا ہے۔ ہر دور میں اور ہر وقت احقاق حق اور ابطال باطل کا معرکہ بپا رہا ہے۔

جناب میمن صاحب نے اپنے ادارہ تحفظ حدیث فاؤنڈیشن کراچی کے زیر اہتمام اس کتاب کو شائع کرکے ایک اچھا قدم اٹھایا ہے۔ تنقید محض تنقید ہی نہیں بلکہ جن احادیث پر ڈاکٹر موصوف نے اعتراضات اٹھائے ہیں انہیں جناب میمن صاحب نے علمی، تحقیقی اور ادبی اعتبار سے جچے تلے انداز میں پیش فرمایا ہے۔ ان کی یہ کاوش بڑی بہترین کاوش ہے زبان و بیان کے اعتبار سے بھی کتاب اچھی ہے۔

جناب میمن صاحب نے پوری احادیث مع تخریج اور مفہوم سے بیان کردی ہیں۔ عام فہم آدمی بھی اس کتاب کو سمجھ سکتا ہے۔ کتاب کی کمپوزنگ اچھی اور کاغذ نیوز استعمال کیا گیا ہے نظر ثانی کے لیے جناب ابوعمر محمد یوسف اور ڈاکٹر ابو جابر عبداللہ دامانوی صاحب نے فرائض انجام دیے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھنے کی توفیق سے نوازے، آمین۔

دبستانِ حدیث

مصنفہ: مولانا محمد اسحاق بھٹی

تبصرہ نگار: عبدالرشید عراقی

دبستانِ حدیث مؤرخ اہل حدیث مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ کی تازہ تصنیف ہے، جو بڑے سائز کے ۶۷۳ صفحات میں مکتبہ قدوسیہ، اُردو بازار لاہور، نے شائع کی ہے۔ اس میں (۶۰) علمائے اہل حدیث (مرحومین وموجودین) کے حالات زندگی اور اُن کی حدیثی وعلمی خدمات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

سب سے پہلے شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی کے حالات لکھے گئے ہیں۔ اس کے بعد حضرت محدث دہلوی کے گیارہ تلامذہ کا تذکرہ ہے۔ اس کے بعد دیگر ۲۴ علمائے حدیث کا ذکر کیا ہے، جو اس دنیائے فانی سے رحلت فرما چکے ہیں۔ آخر میں ۲۴ موجودین علمائے حدیث کے حالات بیان کیے ہیں، جو اس وقت حیات ہیں۔ اور خدمت حدیث میں مصروف ہیں (ان میں شیخ الحدیث مولانا محمد علی جانباز رحمہ اللہ ۱۳؍دسمبر ۲۰۰۸ء کو رحلت فرما گئے۔)

تذکرہ نویسی اور سوانح نگاری کے میدان میں علمائے اہل حدیث میں مولانا سید نواب صدیق حسن خاں رحمہ اللہ، مولانا عبدالحلیم شرر لکھنوی، مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا ابویحییٰ امام خاں نوشہروی، مولانا عبدالمجید سوہدروی، اور مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمہم اللہ اجمعین بلند مرتبہ ومقام کے حامل تھے۔ ان علماء کی سوانح سے متعلق تصانیف بڑی مستند

تسلیم کی جاتی ہیں۔اور اہل علم وقلم میں ان کو خاصی شہرت اور مقبولیت حاصل ہے۔

موجودہ دور میں پاکستان میں سلفی مکتبہ فکر کی حامل شخصیت مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ کو امتیازی مقام حاصل ہے، جو اپنے مفرد اسلوب اور شگفتہ بیانی کے لیے علمی حلقوں میں کافی مقبول ہیں۔ان کی تحریروں میں گہرائی بھی ہے، اور فکری صلابت بھی۔حافظہ اتنا قوی اور قلم اتنا سیال ہے کہ معلومات کا دریا موجیں مار رہا ہوتا ہے۔اور شخصیت اپنے پورے وجود کے ساتھ چلتی پھرتی محسوس ہوتی ہے۔

فقہائے ہند، نقوش عظمت رفتہ، بزم ارجمنداں، کاروانِ سلف، قافلہ حدیث، تذکرہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری، سوانح صوفی محمد عبداللہ، میاں فضل حق، قصوری خاندان، ارمغانِ حنیف، میاں عبدالعزیز مالواڈہ، اورہفت اقلیم وغیرہ، اُردو کے سوانحی ادب میں گراں قدر اضافہ کہا جاسکتا ہے۔

''دبستانِ حدیث'' اپنے موضوع کے اعتبار سے بڑی جامع، اور عمدہ کتاب ہے۔اور یہ حقیقت ہے کہ اس کتاب کی تصنیف میں مولانا بھٹی صاحب نے بڑی محنت کی ہے۔اور عرق ریزی سے کام لیا ہے۔ لیکن میرے خیال میں اس کتاب کی تسوید اس طرح ہونی چاہیے تھی۔

① ...... کتاب کے آغاز میں حدیث نبوی پر ایک جامع مقدمہ ہونا چاہیے تھا۔جس میں حجیت حدیث، تدوین حدیث، کتابت حدیث، منکرین حدیث کے اعتراضات کا جواب، جامعین حدیث کا تذکرہ اور محدثین کی خدمات پر مختصراً اور جامع تبصرہ ہونا چاہیے تھا۔

② ......حضرت میاں صاحب سید محمد نذیر حسین دہلوی کے گیارہ تلامذہ کا تذکرہ ناکافی ہے۔اس میں آپ کے مزید تلامذہ کو شامل کرنا چاہیے تھا، مثلاً: مولانا حافظ عبداللہ محدث غازی پوری، مولانا محمد حسین بٹالوی، مولانا سید احمد حسن دہلوی، مولانا عبدالتواب ملتانی، مولانا سید عبدالاول غزنوی، مولانا عبدالغفور غزنوی، مولانا بدیع الزمان لکھنوی، مولانا عبدالستار دہلوی، مولانا وحید الزمان حیدرآبادی، مولانا احمد اللہ محدث پرتاب گڑھی، مولانا حافظ ابوالحسن محمد سیالکوٹی، مولانا محمد بن ہاشم سورتی، شیخ الاسلام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری اور مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی رحمہم اللہ اجمعین۔

③ ......اُن تصانیف کا تذکرہ ہونا چاہیے تھا جو صاحب تذکرہ نے حدیث اور متعلقات حدیث پر تصنیف کی ہیں۔

نئے مضمون نگار حضرات متوجہ ہوں

ہفت روزہ الاعتصام میں اشاعت کے لیے مضامین ارسال کرنے والے مضامین نگار حضرات درج ذیل باتوں کا ضروری خیال کیا کریں:

⊙ ......مضمون خوش خط، صاف ستھرا اور کاغذ کی ایک طرف لکھیں۔

⊙ ...... مدلل، حوالہ جات مکمل یعنی قرآن، حدیث، تفسیر اور تاریخ سے حوالہ جات دیتے وقت سورۃ، آیت نمبر، حدیث نمبر اور طبع وغیرہ کا ضرور ذکر کریں۔

⊙ ......بامقصد اور مثبت اندازِ فکر پہ مبنی مضامین ارسال کریں۔

⊙ ......اعلانات اور اشتہارات بھیجنے والے احباب بذریعہ خط اپنے لیٹر پیڈ پر لکھ کر بھیجا کریں۔

⊙ ......تقریبات اور جلسوں وغیرہ کی رپورٹیں شائع نہیں کی جائیں گی۔

امید ہے احباب الاعتصام کے ساتھ بھرپور تعاون فرمائیں گے۔ [ادارہ]

④......موجودین علمائے کرام کا تذکرہ علیحدہ جلد میں آنا چاہیے تھا۔

مولانا بھٹی ﷾ نے سوانحی خاکہ تحریر کرنے کے بعد ان کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ کیا ہے۔ اور صاحب تذکرہ کی علمی جدوجہد پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ اور اُن کی تصانیف کا بھی ذکر ہے۔ بعض اصحاب تدریس علمائے کرام کے تلامذہ کا مختصراً ذکر کیا ہے۔

مولانا بھٹی ﷾ کی یہ بڑی عمدہ کاوش ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کے علم اور عمر میں برکت عطا فرمائے۔ تاکہ وہ مزید دین اسلام، کتاب وسنت اور مسلک اہل حدیث کی خدمت بجالاسکیں۔



درخواست دعائے صحت

ہمارا ایک عزیز طالب علم شدید علیل ہے اور میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔ احباب سے التماس ہے کہ اس کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لیے دعائے صحت فرمائیں۔

[(مولانا) قاضی محمد رمضان صدیقی خطیب منڈی بہاؤالدین]

ضرورت خطیب ومدرس

جامع مسجد اہل حدیث حضرت ابوایوب انصاری ؓ مرجال ضلع نارووال کے لیے ایک قاری صاحب کی ضرورت ہے جو شعبہ حفظ کے ساتھ خطابت کے فرائض بھی سرانجام دے سکے۔ شادی شدہ اور چھوٹی فیملی کو ترجیح دی جائے گی۔ رہائش وخوراک بذمہ جامعہ۔ فوری رابطہ کریں۔

[قاری ایوب بسمل مرجالوی امیر مرکزی جمعیت القراُاہل حدیث، سیالکوٹ۔ فون: 0300-6122841]

اعلانِ داخلہ

نئی کلاس کا آغاز

اپریل کے آخری ہفتے سے ہوگا

ان شاءاللہ

کیا آپ چاہتے ہیں؟ کہ آپ کی بیٹی...... عورت کی تمام حیثیات میں بہترین کردار ادا کرے......

علوم دینیہ کی بہترین سکالر (عالمہ) بنے...... آپ کے لیے صدقہ جاریہ بنے......

آدابِ اسلامی کے مطابق بہترین معاشرتی تربیت حاصل کرے...... تو اس کے لیے...... ایک بہترین اور معیاری تعلیمی ادارے

مدرسہ تدریس القرآن والحدیث للبنات

وسن پورہ/ احمد ہاؤسنگ سکیم، لاہور......کا انتخاب کیجیے۔

خصوصیات:

دورانیہ تعلیم، الشہادۃ الثانویہ 2½ سال، الشہادۃ العالیہ 2½ سال۔ — علم دوست سنجیدہ فضا اور علم کے عملی اظہار کی خصوصیت تربیت

فرقہ واریت سے پاک ماحول — علمی وتحقیقی ذوق — اعلیٰ اور عصری تعلیم کی طرف راہنمائی

جدید طریقہ جس میں تشدد اور مار کی بجائے رغبت آمیز نفسیاتی اندازِ تعلیم وتربیت — ماہرین تعلیم کے محاضرات

عہد جدید کی تحدیات (چیلنجز) سے آگاہی — وفاق المدارس السّلفیہ کے امتحانات میں طالباتِ جامعہ کی نمایاں پوزیشن

شہر کے قریبی مقامات سے پک اینڈ ڈراپ کا انتظام — دونوں شاخوں میں ہاسٹل کا وسیع انتظام

شرائط داخلہ

طالبہ کا میٹرک پاس یا میٹرک کے برابر استعداد کا حامل ہونا لازمی ہے۔

داخلہ کے وقت طالبہ کے ہمراہ محرم سرپرست کا آنا ضروری ہے۔

نوٹ: لاہور شہر کے مختلف مقامات پر خواتین کے لیے "40 روزہ قرآن وسنہ کورس" کا اہتمام 25 اپریل 2009ء سے 5 جون 2009ء تک کیا گیا ہے۔ تفصیلات کے لیے مدیرہ مدرسہ سے رابطہ کریں۔

برائے رابطہ: 042-6278550 / 042-7280732

انتظامیہ مدرسہ تدریس القرآن والحدیث للبنات، دارالسلام، مکان نمبر 11، گلی نمبر 20، وسن پورہ عقب عائشہ صدیقہ (O.P.D) ہسپتال، لاہور

مرے لیے

ہیں یاسمین و سنبل و ریحان مرے لیے
جلوے چمن چمن ہیں فراواں مرے لیے

اٹھوں تو آسماں کی بلندی ہے ہمرکاب
بیٹھوں تو فرش مہر درخشاں مرے لیے

بولوں تو غنچہ ہائے چمن گنگنا اٹھیں
چپ ہوں تو چاندنی ہو غزل خواں مرے لیے

پڑھنے لگوں تو ارض و سماں کے ورق کھلیں
لکھوں تو صفحہ ہائے گلستاں مرے لیے

بڑھنے لگوں تو گردشِ دوراں ہو ہم قدم
ٹھہروں تو ذرہ ذرہ ہو رقصاں مرے لیے

دامان باغبان سے کف گل فروش تک
بکھرے پڑے ہیں سینکڑوں عنوان مرے لیے